عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۲ | یکم تا ۷ / جمادی الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / نومبر ۲۰۲۳ء | شمارہ: ۴۳

حضرت
ربیع بن کعبؓ

دو روزہ
42 ویں سالانہ عظیم الشان
ختمِ نبوّۃ کانفرنس
مُسلم کالونی چناب نگر

علماء ومشائخ اور دینی وسیاسی قائدین کا خطاب

تحریکِ ختمِ نبوّت کے حوالے سے تین سوالات کا جائزہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

سگی اولاد نہ ہونے کی صورت میں ترکہ کی تقسیم

س:......ایک خاتون کی ملکیت میں ایک مکان ہے، اس کے انتقال کے بعد اس کی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی۔ اس کے متعلقین درج ذیل ہیں: شوہر جو کہ انتہائی بیمار ہیں، دو سگی بہنیں، جن میں سے ایک فالج زدہ بستر پر ہے، تین سوتیلے بیٹے، اس شوہر کی پہلی بیوی سے، خاتون کی اپنی سگی اولاد کوئی نہیں، بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجے اور بھانجیاں ہیں۔

ج:......صورت مسؤلہ میں مذکورہ عورت کے ترکہ کو اس طرح تقسیم کریں گے کہ نصف اس کے شوہر کو ملے گا، دو ثلث اس کی دونوں سگی بہنوں کو ملے گا اور باقی بچا ہوا سارے سگے بھتیجوں میں اس طرح تقسیم کریں گے کہ ہر ایک بھتیجے کو برابر برابر ملے گا۔ عورت کی بہنوں اور بھتیجوں کی موجودگی میں اس کی بھتیجی، بھانجی اور بھانجوں کو کچھ نہیں ملے گا، وہ محروم ہوں گے۔ اسی طرح شوہر کی اولاد بھی وارث نہیں بنتی اور اگر شوہر کا انتقال پہلے ہوجائے تو اسے بھی کچھ نہیں ملے گا۔ پھر عورت کا یہ مکان اور ترکہ صرف اس کی بہنوں اور بھتیجوں کو ملے گا اور اگر ان میں سے کوئی موجود نہ ہوا تو دوسرے ورثاء کو ملے گا۔

قسم توڑنے کا کفارہ

س:...... میرا شوہر اور بیٹے سے گھریلو اخراجات کے معاملہ میں جھگڑا ہوا تو غصہ میں، میں نے ان لوگوں سے کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتی ہوں کہ آئندہ آپ لوگوں کے معاملات میں نہیں بولوں گی۔ لیکن اپنی عادت اور طبیعت کی وجہ سے میں بول پڑتی ہوں، رہا نہیں جاتا۔ تو کیا میری قسم ٹوٹ گئی اور اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج:......جی ہاں! آپ نے قسم توڑ دی، اب قسم توڑنے کا کفارہ دینا ضروری ہے، قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو دو وقت کا کھانا دیا جائے یا دس مسکینوں کو کپڑے دیئے جائیں، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو تین روزے رکھے جائیں۔ اس کے علاوہ توبہ و استغفار کی جائے اور آئندہ معمولی باتوں پر قسم نہ کھائی جائے۔

سود کی لعنت سے بچنا واجب ہے

س:.... میرے اکاؤنٹ میں سود کی رقم جمع ہوئی ہے، میں اس میں سے اصل رقم نکال لوں اور جو سود والی رقم ہے یعنی پروفٹ ہے، اس کا کیا کروں؟ مجھے کسی نے کہا ہے کہ سود کی رقم سے آپ ٹی وی خرید لیں، کیا یہ صحیح ہے؟ یا پھر کیا کرنا چاہئے آپ راہنمائی فرمائیں۔

ج:....سود کی رقم اپنے استعمال میں لانا حرام ہے اور اس رقم سے ٹی وی خریدنا دوہرا گناہ اور ناجائز ہے۔ سود کی رقم اگر غلطی سے حاصل ہوجائے تو ایسی رقم کو کسی ضرورت مند مستحق زکوٰۃ کو بغیر ثواب کی نیت کئے دے دینا ضروری ہے تاکہ گناہ اور وبال سر سے ٹل جائے، لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اپنی رقم پر خود سے سود حاصل کرتے رہیں اور پھر مستحق لوگوں کو دے دیا کریں، کیونکہ یہ شدید گناہ اور حرام ہے۔ سود کی لعنت سے اور سود خوری سے بچنا واجب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۲ — یکم تا ۷ / جمادی الاول ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ / نومبر ۲۰۲۳ء — شمارہ:۴۳

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

قطع تعلقی کا وبال!	۵	اداریہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر	۷	رپورٹ: مولانا عبدالنعیم، لاہور
حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ	۱۳	ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشاؒ
حضرت مولانا لقمان علی پوریؒ	۱۷	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے....	۱۸	حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
چناب نگر کانفرنس کی جھلکیاں اور قراردادیں	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سیّد شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِنبوت کے تاریخ وارحالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ   ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط:۵۷   فصل:....٦ ہجری کے سرایا

۱٦:.... سریہ کرز بن جابرؓ:.... اسی سال شوال ہی میں، اور بقول بعض اس سال جمادی الاخریٰ ٦ھ میں، اور بقول بعض اسی سال ذی الحجہ میں، حضرت کرز بن جابر القرشی الفہری رضی اللہ عنہ کا سریہ عکل وعرینہ کی طرف بھیجا گیا، ان کو تغلیباً ''عرنیین'' بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ ان میں سے بعض قبیلۂ عکل کے تھے اور بعض عرینہ کے۔ یہ وہی آٹھ افراد تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اِسلام لائے اور مدینہ میں رہنے لگے، یہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جنگل میں چلے گئے جہاں صدقے کے اُونٹ چرتے تھے، وہاں انہوں نے یہ حرکت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جس کا نام یسارؓ تھا، قتل کرڈالا، اور اُونٹ ہنکا کرلے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کرز بن جابر رضی اللہ عنہ کو بیس سواروں کی معیت میں ان کے تعاقب میں بھیجا، چونکہ یہ پکڑے گئے اور انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، ان ہی کے بارے میں قرآنِ کریم کی مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی:

''اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْہِمْ وَاَرْجُلُہُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ....'' (المائدۃ:۳۳)

ترجمہ:.... ''جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں (مراد اس سے راہ زنی اور ڈکیتی ہے) ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دیئے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دیئے جائیں۔'' (بیان القرآن)

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم فرمایا، اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں لگائی گئیں (کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے سے بھی یہی سلوک کیا تھا، اس کے قصاص میں یہ سزا دی گئی) اور ان کو حرہ میں ڈال دیا، یہاں تک کہ یہ واصل بہ جہنم ہوئے۔

۱۷:.... سریہ عمرو بن اُمیہ ضمریؓ:.... اسی سال حضرت عمرو بن اُمیہ ضمری رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان بن حرب کے اچانک قتل کے لئے مکہ بھیجا گیا، یہ ابوسفیان کی اس قبیح حرکت کا جواب تھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک شخص کو بھیجا تھا کہ وہ موقع پاکر ۔۔۔ معاذ اللہ ۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچانک شہید کرڈالے، بہرحال حضرت عمرو رضی اللہ عنہ مکہ آئے، یہاں ابوسفیان پر تو انہیں دسترس حاصل نہیں ہوسکی، البتہ مکہ سے باہر دو کافروں کے قتل کرنے کا ان کو موقع ملا، ایک عمرو بن عبیداللہ بن مالک القرشی التیمی اور دُوسرا بنوہذیل کا ایک شخص، بعد ازاں ان کی ملاقات دو شخصوں سے ہوئی جنھیں قریش نے جاسوسی کے لئے مدینہ کی طرف بھیجا تھا، حضرت عمروؓ نے ان میں سے ایک کو قتل کردیا اور دُوسرے کو قید کرکے مدینہ لے آئے۔

سیرت شامیہ کے مصنف کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت عمروؓ کو سریہ عرنیین کے بعد بھیجا گیا، اور ''مواہب لدنیہ'' میں اس کی تصریح کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ: ''یہ واقعہ غزوۂ حدیبیہ سے قبل کا ہے'' پس اس کا مقتضا یہ ہے کہ حضرت عمروؓ کے بھیجنے کا واقعہ جمادی الاخریٰ اور ذی القعدہ ٦ھ کے مابین کا ہے، واللہ اعلم! (جاری ہے)

اداریہ

قطع تعلقی کا وبال!

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

”حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عُمَرَ ثَنَا سُفْیَانُ ثَنَا الزُّهْرِیُّ حَوَثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ الْأَنْصَارِیِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ یَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، یَلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ هٰذَا وَیَصُدُّ هٰذَا، وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ وَفِی الْبَابِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَنَسٍ وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِیْ هِنْدِ الدَّارِیِّ۔ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔“ (ترمذی، ج:۲، ص:۱۵)

ترجمہ:..... ”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی (سے سلام وکلام) کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، کہ دونوں کی ملاقات ہو تو وہ اُدھر منہ پھیر لے اور یہ اِدھر منہ پھیر لے، اور ان دونوں میں سے اچھا وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں ابتدا کرے۔“

تشریح:..... اس حدیث میں چند اُمور لائقِ توجہ ہیں:

اوّل:..... دو مسلمانوں کا آپس میں قطع تعلق اور سلام وکلام بند کردینا اللہ تعالیٰ کی نظر میں نہایت ناپسندیدہ ہے، اس کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے اور احادیث شریفہ میں اس پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، پس ہر ایسے بندے کی، جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو، بخشش کردی جاتی ہے، سوائے اس شخص کے کہ اس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ وعداوت ہو، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کو چھوڑ دو، یہاں تک کہ آپس میں صلح کرلیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، پس جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک قطع تعلق رکھا اس کو ایسا گناہ ہوگا گویا اس کو قتل کردیا۔

(یہ تینوں احادیث مشکوٰۃ میں ہیں)

دوم:..... آدمی چونکہ کمزور ہے اس کو دُنیوی رنجشوں کی وجہ سے غصہ آجاتا ہے، اور جس شخص سے کوئی رنجش پہنچی ہو اس سے ملنے کو جی نہیں چاہتا، حق تعالیٰ شانہٗ چونکہ خالق و مالک اور حکیم ہیں، آدمی کی اس طبعی کمزوری سے واقف ہیں، اس لئے یہ عجیب رحمت ہے کہ تین دن تک غصہ رکھنے اور مسلمان بھائی سے سلام وکلام بند رکھنے کی اجازت و رُخصت عطا فرمادی، کیونکہ تین دن میں اکثر غصہ اُتر جاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے، اور آدمی یہ سوچ لیتا ہے کہ سارا قصور دُوسرے کا نہیں، کچھ غلطی مجھ سے بھی ہوئی۔ الغرض تین دن کے اندر اس کو غور وفکر کرنے اور عقل وشرح کے تقاضے کو طبیعت کے تقاضے پر غالب رکھنے کا موقع بھی مل جاتا ہے، اس لئے تین دن سے زیادہ قطع تعلق پر پابندی لگادی اور اس کو ممنوع وحرام قرار دے دیا، یہاں سے یہ بات بھی معلوم ہوجاتی ہے کہ اس ارحم الراحمین نے اَحکامِ شرعیہ میں اپنے بندوں کے مصالح کی کیسی حکیمانہ رعایت فرمائی ہے۔

سوم:..... جب دو شخصوں کی لڑائی یا رنجش ہوجائے تو ان میں سے ہر ایک کو شیطان بہکاتا ہے کہ دُوسرے نے تجھ پر زیادتی کی ہے، اس لئے ان دونوں میں سے ہر شخص یہ چاہا کرتا ہے کہ دُوسرا آدمی آکر اس سے معافی مانگے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس نے تو مجھ پر زیادتی کی ہے اب میں خود جاکر اس سے معافی مانگوں؟ صلح صفائی کروں؟ اگر یہ دونوں شخص، نفس وشیطان کے بہکاوے میں آجائیں تو دونوں کی کبھی صلح نہیں ہوسکتی، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو اِبتدا بالسلام کرنے اور صلح صفائی میں پہل کرنے کی ترغیب دی، اور فرمایا کہ: ان دونوں میں سے اچھا اور بہتر آدمی وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

> ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان سے یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، اس کو چاہئے کہ جب اس سے ملے تو اس کو تین مرتبہ سلام کرے، اگر دُوسرے نے تینوں مرتبہ سلام کا جواب نہیں دیا تو وہ اس کے گناہ کا وبال اپنے سر لے گا۔ (مشکوٰۃ ص:۴۲۸)
>
> ایک اور حدیث میں ہے کہ کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے، جب تین دن گزر جائیں تو اس کو چاہئے کہ جاکر اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے، پھر اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو دونوں اَجر میں شریک ہوں گے، اور اگر اس نے جواب نہ دیا تو گناہ کا وبال اس کے سر رہے گا، اور سلام کہنے والا قطع تعلق کے گناہ سے بَری ہوجائے گا۔ (ایضاً)

چہارم:..... کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق دُنیوی رنجش کی وجہ سے حرام ہے، لیکن اگر کسی دِینی مصلحت سے قطع تعلق کرے تو جائز ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعدّد واقعات سے ثابت ہے، مثلاً کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہو یا کسی بدعت کا مرتکب ہو تو قطع تعلق جائز ہے، لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ کی خاطر ہونا چاہئے، نفسانی خواہش درمیان میں نہ ہو۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

۴۲ویں سالانہ، عظیم الشان دوروزہ آل پاکستان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، چناب نگر

✵ ...... فتنۂ قادیانیت کو عالمی استعمار کی مکمل حمایت حاصل رہی ہے: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

✵ ...... بیوروکریسی میں غیر محسوس انداز میں اسلام و ملک دشمن سہولت کار موجود ہیں: مولانا اللہ وسایا

✵ ...... پاکستان میں اسلامی عقائد اور دینی اقدار کو پامال کیا جارہا ہے: مولانا عبدالغفور حیدری

✵ ...... ہم فلسطین کے معصوم بچوں پر اسرائیل کی ظالمانہ بمباری کی بھرپور مذمت کرتے ہیں: مولانا امجد خان

علماء و مشائخ اور دینی و سیاسی قائدین کا سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں خطاب

رپورٹ:..... مولانا عبدالنعیم، لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 26، 27/اکتوبر 2023ء بروز جمعرات و جمعہ، 42ویں عظیم الشان سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔ جس میں فلسطینی مظلوم مسلمانوں کے لیے پُرسوز دعا کی گئی۔ افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا ہے کہ فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیلی وحشیانہ بمباری میں صیہونی فوج میں موجود قادیانیوں کے بھیانک کردار کو نظر انداز کرنا زمینی حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ اسرائیل میں حیفہ کے مقام پر قادیانی مرکز مسلسل عالم اسلام کے خلاف جاسوسی کر کے استعماری اور صیہونی طاقتوں کی خوشنودی کے لیے کام کر رہا ہے۔ قادیانی گروہ ہمیشہ سے بیت المقدس کی تولیت مسلمانوں کو دینے کی مخالفت کرنے کے اسلام دشمن عزائم پر قائم ہے۔ عالم اسلام اور انسانی حقوق کی تنظیمیں فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کی مدد اور نصرت کر کے اسرائیلی فوج پر عالمی قوانین کے تحت جنگی جرائم کے مقدمات قائم کرائیں۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلامی قوتوں کی بقاء و سلامتی کا ضامن اور امت میں اتحاد و یگانگت کی علامت ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پُرامن جدوجہد اور عدم تشدد پر مبنی تبلیغی جدوجہد سے سینکڑوں قادیانی، قادیانیت ترک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں، تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی ترویج و اشاعت کرنے والے تکوینی افراد رحمت خداوندی کے حصول اور شفاعت محمدی کے اولین مستحق ہیں۔ اقتدار کی راہداریوں میں موجود اسلام و ملک دشمن عناصر اور قادیانی نواز لابیاں تحفظ ختم نبوت جیسے مقدس فریضہ کو متنازعہ بنانے میں مصروف ہیں۔

کانفرنس کی ابتدائی نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی، نائب امیر مرکزیہ خواجہ عزیز احمد، سائیں عبدالمجیب قریشی نے کی۔ کانفرنس کا آغاز خانقاہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین مولانا خواجہ خلیل احمد کی پُرسوز دعا سے ہوا، جبکہ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد امجد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا مفتی محمد حسن لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی لاہور، مولانا انوار الحق حقانی کوئٹہ، مولانا عبداللہ پہوڑ، مفتی محمد معاذ چکوال، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، بریلوی مسلک کے مولانا محمد

حسان چشتی، قاری جمیل احمد بندھانی، مفتی عظمت اللہ بنوں، مفتی محمد ذکاء اللہ ساہیوال، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا محمد اویس، مولانا عارف شامی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا راشد مدنی سندھ، مولانا محمد طارق معاویہ، مولانا مختار احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا حافظ محمد انس، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد خالد عابد، مولانا عابد کمال حقانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا محمد حنیف سیال، مولانا تجمل حسین اور مولانا محمد ساجد، مولانا سید سلمان شاہ، مولانا ضیاء الرحمٰن سندھو، مولانا محمد احمد کوئٹہ، مولانا عنایت اللہ کوئٹہ، مولانا محمد ابراہیم ادھمی، مولانا سیف الرحمٰن فیصل آباد، مفتی لطف اللہ میمن، مولانا قاری محمد انور انصر چونڈا، بابا خورشید احمد راولپنڈی، اور مولانا عبد الرزاق کرک سمیت متعدد دینی و مذہبی راہنماؤں نے خطابات کئے۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور فتنۂ قادیانیت کے متعلق تازہ ترین صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت پر کمپرومائز کرنے والے اور قادیانیوں کو پروموٹ کرنے والے اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ ہم دنیا کے آخری کونے تک غدارانِ ختم نبوت کا تعاقب جاری رکھیں گے اور شہدائے ختم نبوت اور مبلغین ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مولانا امجد خان نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قصرِ ختم نبوت میں ہر زمانے میں نقب لگانے کی کوشش کی گئی، حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آج تک مسلمانوں نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جنگ و جہاد جاری رکھا ہوا ہے، ہم فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے معصوم بچوں پر اسرائیل کی ظالمانہ بمباری کی بھر پور مذمت کرتے ہیں اور مسلم حکمرانوں سے کہتے ہیں کہ فلسطین کے مسلمانوں کا خون تمہاری گردن پر قرض اور فرض کی عملی تصویر ہے۔ علامہ ابتسام الٰہی ظہیر نے کہا کہ ہماری نوجوان نسل کا رگ و ریشہ عشق رسالت سے سرشار اور معطر ہے۔ صحابہ کرامؓ پر زبان درازی کرنے والے دراصل ختم نبوت پر حملہ آور ہیں۔ ہم ہر فلور پر ناموس رسالت کے قوانین اور قادیانیت کے متعلق آئینی شقوں کو ختم کرنے کی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کریں گے۔ مولانا انوار الحق حقانی نے کہا کہ آج مغربی دنیا نے قادیانیت کو ہمارے دینی اور مذہبی معاملات میں دخیل کیا ہوا ہے۔ مغربی دنیا قادیانیت کو اس لئے پروموٹ کرتی ہے کہ اسلام کی تعبیرات و تشریحات وہ کرے جو سامراجی طاقتوں کو قبول ہو، ملک میں قادیانی اور یہودی ایجنڈے کے خلاف بھر پور مزاحمت کی جائے گی۔

> **ہم ہر فلور پر ناموس رسالت کے قوانین اور قادیانیت کے متعلق آئینی شقوں کو ختم کرنے کی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کریں گے**
>
> علامہ ابتسام الٰہی ظہیر

مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ تمام بدنی، زبانی و مالی عبادات اور اسلامی احکامات ہمیں ختم نبوت کی بدولت میسر آئے ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کسی دور میں بھی مسلمانوں نے مخبر صادق ﷺ کے بعد نبوت کے جھوٹے دعویداروں کو برداشت نہیں کیا۔ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ بیوروکریسی میں غیر محسوس انداز میں گستاخان رسول اور اسلام و ملک دشمن سہولت کار موجود ہیں جو کہ علماء کرام کی کردار کشی کر کے حکومتی حساس اداروں کو مساجد و مدارس کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی طرح منکرین ختم نبوت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔ ڈاکٹر عبدالواحد قریشی نے کہا کہ ہماری نوجوان نسل ملٹی میڈیا، سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا جیسے مورچوں کو تحفظ ختم نبوت اور اسلامی اقدار و روایات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے۔ سائیں عبدالمجیب قریشی نے کہا کہ پارلیمنٹ کی سطح پر علماء کرام کی جدوجہد پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قادیانی گروہ نے آج تک پارلیمنٹ کے فیصلے اور اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کر کے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے۔ قاری جمیل احمد بندھانی نے کہا کہ صحابہ کرامؓ سب سے پہلے محافظین ختم نبوت اور قدوسیوں کی جماعت ہے۔ دفاع ختم نبوت اور دفاع صحابہؓ لازم و ملزوم

ہے۔ قادیانیت کا کفر دیگر غیر مسلموں کی طرح نہیں بلکہ ان کے کفریہ عقائد ارتداد و زندقہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ اس لئے تمام مسلمان قادیانیوں کی مصنوعات کا ہر سطح پر بائیکاٹ کریں۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ موجودہ حکمران اور قادیانیت نواز لابیاں سن لیں کہ قانون انسداد توہین رسالت اور قوانین ختم نبوت کو چھیڑنا آگ و خون سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ اسلامی اقدار، اسلامی شعائر اور قوانین تحفظ ناموس رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اسلامیان پاکستان قادیانیوں کی اسلام و ملک دشمن گھناؤنی سازشوں کا ادراک کر کے اتفاق و یگانگت سے ناکام بنانے میں ہراول دستے کا کردار ادا کریں۔ اسلام کے نام سے معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں قادیانی اور یہودی ایجنڈا نہیں چلنے دیا جائے گا۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ سکہ بند قادیانی عناصر خود کو آئین کا پابند اور اقلیت تسلیم کرنے کی بجائے اب بھی چناب نگر پریس سے گستاخانہ لٹریچر اور فولڈر پرنٹ کر رہے ہیں۔ قادیانی جرائد اور رسائل میں غیر قانونی طور پر اسلامی شعائر اور مسلمانوں کی مذہبی اصطلاحات استعمال کر کے آئین پاکستان کی واضح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہو رہے ہیں۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ گستاخان رسول کو سپورٹ کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں گے۔

کانفرنس کی متعدد نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ قادیانی آج بھی پاکستان میں وہ حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکا میں حاصل ہے۔ پاز ٹیو امیج کے نام پر تحفظ ختم نبوت اور عقائد اسلامیہ پر شب خون مارنے کی سازش ہو رہی ہے، عقیدہ ختم نبوت اور دینی تعلیمات و اسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ فلسطین پر حملہ عالم اسلام پر حملہ ہے، مسلمان حکمرانوں کو مغرب سے ڈکٹیشن لینے کی بجائے آزاد حکمت عملی اور نئی صف بندی کی ضرورت ہے۔ غزہ میں بے بس اور

> **قادیانی گروہ نے آج تک پارلیمنٹ کے فیصلے اور اعلیٰ عدلیہ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کر کے بغاوت پر مبنی موقف اپنایا ہوا ہے**
>
> **سائیں عبدالمجیب قریشی**

مظلوم مسلمانوں کی امداد کرنا پوری دنیا بالخصوص عالم اسلام کے فرائض میں شامل ہے، عالم اسلام کے حکمران مذمتی بیان دینے کی بجائے اسرائیلی مظالم کو رکوانے میں عملی طور پر اقدامات کریں، مسجد اقصیٰ کی حرمت کی حفاظت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے، اسرائیل کی ہسپتالوں اور مساجد پر بمباری جنگی جرائم میں شامل اور جنیوا کنونشن کی واضح خلاف ورزی ہے۔ یورپی اور افریقی ممالک سمیت دنیا بھر میں عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت وقطعیت اور تقدیس رسالت کا مقدس مشن پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رکھا جائے گا۔ کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔ قادیانیوں کو سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور دنیا بھر میں پاکستانی سفارتخانوں میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر آگاہی پروگرام منعقد کئے جائیں۔

کانفرنس سے جمعیت علمائے اسلام کے سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری، قاضی ارشد الحسینی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، بریلوی مکتبہ فکر کے خواجہ مدثر محمود تونسہ شریف، مولانا عبدالشکور رضوی، جماعت اسلامی کے جناب سراج الحق کے علاوہ مولانا امداد اللہ کراچی، مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی کراچی، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی کراچی، مولانا احمد یوسف بنوری کراچی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، چیئرمین رویت ہلال کمیٹی مولانا سید عبدالخبیر آزاد، مولانا محمد الیاس چنیوٹی، ممتاز دانشور جناب عبداللہ گل، جمعیت اہلحدیث کے علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری کے علاوہ پشاور کے ممتاز عالم دین مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی اور سیّد سلمان گیلانی سمیت متعدد مذہبی راہنماؤں نے شرکت وخطاب کیا۔

تفصیلات کے مطابق کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان میں اسلامی

عقائد اور دینی اقدار کا تحفظ کرنے کی بجائے انہیں مسلسل پامال کیا جارہا ہے، آگ اور خون سے کھیل کر اور جبر و استبداد برداشت کرتے ہوئے پاکستان کو حاصل کیا گیا تھا لیکن بدقسمتی سے یہاں پر ناموس رسالت اور ناموس صحابہ واہلبیتؓ محفوظ نہیں۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ایک جنونی قادیانی کو اور وزیر قانون ایک ہندو کو بنایا گیا تھا، پارلیمنٹ میں ہمارے اکابرین کی موجودگی سے پاکستان کو مستقل اسلامی آئین ملا اور اتفاق رائے سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ میری پنجاب کی عوام سے گزارش ہے کہ وہ علمائے کرام کو منتخب کر کے پارلیمنٹ میں پہنچائیں تا کہ اسلامی قوانین اور ناموس رسالت کے قوانین کا تحفظ کیا جا سکے۔

جماعت اسلامی کے امیر جناب سراج الحق نے کہا کہ آپ ﷺ کی محبت ایمان کا تقاضا ہے کہ اسلام کے غلبہ سے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے منکرین ختم نبوت کا خاتمہ ہوا، قادیانی آج بھی حساس اداروں میں موجود ہیں۔ ختم نبوت کے پاسبانوں کی حکومت ہوتی تو انکار ختم نبوت کا فتنہ کب سے ختم ہوگیا ہوتا، مغربی ممالک فتنہ قادیانیت کی پشت پناہی کر کے مسلمانوں میں تفرقہ پھیلانے اور امت مسلمہ کو تقسیم کرنے کے فارمولے پر عمل پیرا ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ کارنامہ ہے کہ امت کو فرقہ واریت سے بچاتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ اسی عقیدہ میں وحدتِ امت مضمر ہے۔ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی نے کہا کہ ختم نبوت کا دشمن اس تاک میں بیٹھا ہے کہ وہ کس طرح اسلامی شعائر اور ہمارے عقائد پر حملہ آور ہو مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا قادیانی تک قصرِ نبوت میں ڈاکہ زنی کرنے کی کوشش کی گئی۔ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ فتنہ قادیانیت کو عالمی استعمار کی مکمل حمایت حاصل رہی ہے، اسی لئے مرزا قادیانی نے خود کہا کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ اس شجرۂ خبیثہ کو کاشت بھی انہوں نے کیا، آبیاری انہوں نے کی اور آج پوری دنیا میں ان قادیانیوں کو تحفظ بھی یہی فراہم کر رہا ہے۔ فتنۂ

اسلام کے غلبہ سے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب جیسے منکرین ختم نبوت کا خاتمہ ہوا، قادیانی آج بھی حساس اداروں میں موجود ہیں

جناب سراج الحق

قادیانیت ہر اعتبار سے امت مسلمہ پر حملہ آور ہے۔ ہمارے اکابر و اسلاف نے ہمیشہ امت کی راہنمائی کی۔ آج بھی عقیدۂ ختم نبوت کے لئے امت کے نوجوان اپنی جانوں پر کھیلنے کے لئے تیار ہیں۔

مولانا زبیر اشرف عثمانی نے کہا کہ چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کا موجودہ اجتماع دنیا بھر کے اجتماعات سے منفرد، ممتاز اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت پر ہوتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لانے کا تعلق ایمانیات اور ضروریاتِ دین میں سے ہے، قادیانی ظلی و بروزی نبوت کا دھوکہ دے کر سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں، اس لیے قادیانیت کا کفر زندقہ کے زمرے میں آتا ہے۔ قادیانی میڈیا کے مختلف چینلز پر مختلف زبانوں میں ارتداد پھیلا رہے ہیں، ہمیں ہر مورچہ پر ان کی اسلام و ملک دشمن غیر آئینی اور ارتدادی سرگرمیوں کا تدارک کرنا ہوگا۔ جناب عبداللہ گل نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا جذبہ آج بھی امت مسلمہ میں موجود ہے، قادیانی سازشوں کو ہمارے سروں پر سوار کرنے کی کوشش ہو رہی ہے، تاج برطانیہ کو سلیوٹ کرنے والے ہم سے ہمارا ایمان اور عقیدہ چھیننا چاہتے ہیں، فلسطین کی مسلمان عورتیں اور بچے امت مسلمہ کو اور مسلم حکمرانوں کو آواز دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، ہمیں سفارتی اور اخلاقی اور مذمت کے دائرے سے نکل کر اسرائیل کی مرمت کا فریضہ سرانجام دینا ہوگا۔ بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا عبدالشکور رضوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی اساس ہے۔ 1965ء کی جنگ میں پاکستان کی فتح پر سب سے زیادہ دکھ قادیانیوں اور یہودیوں کو ہوا، آج بھی صیہونیت کو دوسرے غیر مسلموں پر اتنا اعتماد نہیں جتنا اعتماد قادیانیوں پر ہے۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی نے کہا کہ قادیانی ایک مرتبہ الجزائر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازشوں میں گرفتار ہوئے تو ان قادیانیوں کے حق میں بولنے والے افراد کا تعلق اسرائیل سے تھا، قادیانیوں نے آج تک اپنی غیر مسلم اقلیت ہونے پر اعلیٰ عدالتوں اور پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا۔ مولانا سید احمد یوسف بنوری نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان محاذ ختم نبوت پر پوری قوم

کو بیدار کرنے کا فریضہ سرانجام دے کر پوری امت پر احسان عظیم کر رہی ہے۔ پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے عاشقان رسول اب بھی موجود ہیں۔

مولانا ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ چاروں اطراف سے اسلام پر یہود و قادیانی لابیوں کے حملے بڑھ رہے ہیں، مذہبی طبقات کی تہذیب و مقاصد کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں دبا سکتی۔

مولانا سید عبدالخبیر آزاد نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں اسلامیانِ پاکستان کی مسلسل جدوجہد کے نتیجہ میں کئی دنوں کی بحث کے بعد پاکستان کی پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ فتنہ قادیانیت کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، ہم سب مسلمان اس مشکل وقت میں مظلوم فلسطینی بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور اسرائیلی مظالم کی کھلم کھلا مخالفت اور مذمت کرتے ہیں۔

قاضی زاہد الحسینی نے کہا کہ 1974ء میں ہمارے پارلیمانی لیڈروں نے دلائل کے ساتھ قادیانیوں کو چاروں شانے چت کیا۔ مرزا قادیانی کی کتابیں کذب وافترا، تحریف والحاد اور تضادات کا مجموعہ ہیں، انہوں نے کہا کہ قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر اسٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔ مرزا قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے نارمل اور شریف انسان ثابت نہیں ہوتا۔ عقیدہ ختم نبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

صاحبزادہ خواجہ مدثر محمود تونسوی نے کہا کہ ہمارے تمام عقائد و اعمال کی بنیاد ختم نبوت کا عقیدہ ہے۔ ہم قرآن سنت اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناموس رسالت پر جان دینے کو سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں توحید وسنت کے پروانوں کو منتشر کرنے کی سازشیں کر رہی ہیں۔ ہمارے عقائد، تہذیب اور ہمارے تعلیمی اداروں کو اغیار کے تابع کیا جا رہا ہے۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ

دکھی انسانیت کے نام

میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں 3 ایوارڈ اور ایک تعریفی سند حاصل کر چکا ہوں مرکزی سرپرست متحدہ حکمائے محاذ پاکستان ہوں ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے

خصوصی نوٹ: 1: مشورہ فیس مبلغ 500 روپے 2: معائنہ فیس مبلغ 1000 روپے

3: مبلغ چھ صد روپے بھیج کر میری کتاب نظریہ مفرد اعضاء منگوا کر علاج بالغذا۔ علاج بالدوا پر عمل کریں انشاءاللہ شفا ہوگی

4: ہمارے پندرہ روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	ضعف بصر	مونہہ سے بدبو	تپ دق	بھوک بند ہونا	بھگندر	تقطیر البول	وجع المفاصل	تشنج وکزاز	موٹاپا	سانس پھولنا	بے اولادی	خاموش جنون	اماس	عدم انتشار	ہیمو فیلیا
نسیان	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	السر	گیس	سلسل البول	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	دبلا پن	تریاق نشہ	اسقاط	اعضاء کا سُن ہونا	استسقاء	پس سیل	کمی جراثیم
مرگی	کیرا	لکنت	کولسٹرول	دائمی قبض	یورک ایسڈ	بول بستری	گینٹھیا	الرجی	بال گرنا	اٹھرا	اولادِ نرینہ	فالج	اعصابی کمزوری	بریسٹ کینسر	ایزوسپرمیا
رعشہ	ناک کی ہڈی کا بڑھنا	گلہڑ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	بواسیر	عرق النساء	برص	بال سفید ہونا	ہسٹریا	سوکڑا	بلڈ پریشر	جسمانی کمزوری	لیوکیمیا	عنانت
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	دمہ	دل کے وال بند ہونا	اپنڈکس	شوگر	سوزاک	کمردرد	رسولیاں	کمی خون	ٹیوبز کا بند ہونا	تلخ جنون	ہیپاٹائٹس	بچی لاغری کمزوری	تھیلاسیمیا	سدا جوانی

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی
0321-7545119
0345-7545119
ہر قسم کی رقم پہلے بھیجیں۔ مس کال نہیں کال کیجئے
یو بی ایل مکمل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد ضلع قصور

قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر اسٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں

مولانا قاضی زاہد الحسینی

پاکستان کی دستور ساز اسمبلی، سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطۂ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقا کی عدالتیں بھی قادیانیوں کے کفر و ارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہیں، پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں فرضی رپورٹوں کے بدلے یورپی ممالک کے ویزوں کی قادیانیوں کے لئے انعامی اسکیم نکلی ہوئی ہے۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کہا کہ سب طاقتوں کا مالک اللہ ہے۔ امریکا اور اس کے حواری ناکام ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جب تشریف لائیں گے تو میرے آقا ﷺ کی ختم نبوت کا اعلان فرمائیں گے۔ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے لئے عظیم نعمت ہے۔ رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا امت میں سب سے پہلا اجماع عقیدہ ختم نبوت پر ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے ختم نبوت کے پرچم کو سرنگوں نہیں ہونے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس گروہ کو حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے چن لیا اس کا نام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ جو نبی کا غلام ہے ہم اس کے غلام ہیں۔ سیکولرازم کو ملک میں نہیں چلنے دیں گے۔

مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کہا کہ جس کا تعلق ختم نبوت سے نہیں ہے، اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ دنیا کی تمام استعماری طاقتیں عقیدہ ختم نبوت سے ہمارا رشتہ توڑنا چاہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام اور ختم نبوت کا چوکیدار بنایا ہے۔ مسجد و مذہب سے ڈرنے والے سن لیں کہ محمد عربی ﷺ کے پروانے میدان میں آنے کو تیار ہیں۔ حکمرانو! ہوش کے ناخن لو، پاکستان کو سیکولر نہیں بننے دیں گے۔ مستقبل اسلام، مسلمان اور مجاہدین ختم نبوت کا ہے۔

مولانا عبیدالرحمٰن تلہ گنگ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی بدولت دین کے تمام شعبے مکمل طور پر میسر آئے، ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، معاملات اور معاشرے کے تمام سلسلے کی عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ ختم نبوت پر ایمان کے بغیر کوئی عبادت بھی بارگاہِ ایزدی میں درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی۔ قادیانی دجل وفریب کے ذریعے ختم نبوت کے معانی و مطالب میں تحریف وتکذیب کر کے نوخیز نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔

مفتی محمد رضوان عزیز نے کہا کہ قادیانیوں کے اکھنڈ بھارت کے نظریات کے دستاویزی ثبوت ریکارڈ پر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشترکہ پلیٹ فارم پاکستان کے استحکام اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، جس میں اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر لوٹ مار اور کرپشن کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کر ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ مدارس ملک و ملت کی بقا کا ذریعہ ہیں۔ دینی مدارس کے خلاف کسی منفی پروپیگنڈا کو برداشت نہیں کریں گے۔ پاکستان کی تاریخ میں سب سے پہلے قادیانیوں نے آئین کی خلاف ورزی کی اور آئین کا عالمی سطح پر مذاق اڑایا۔ قادیانی میڈیا عالمی سطح پر ویزوں کے حصول کے لئے اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرتا ہے۔ قاری اکرام الحق مردان نے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک ہماری کوشش جاری رہے گی۔ ختم نبوت کے غداروں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے ہمیشہ ناکام و نامراد ہوئے۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ قادیانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، قادیانی ملعون کافر و مرتد ہے، اس کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں، ختم نبوت کے تحفظ کا کام آقا دوجہاں ﷺ کی ذات اقدس کے تحفظ کا کام ہے۔ قبل ازیں کانفرنس کی مختلف نشستوں سے مولانا توصیف احمد، مولانا محمد طیب فاروقی، مفتی محمد خالد میر، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد عابد کمال، مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا محمد قاسم گجر اور طاہر بلال چشتی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے تحفظ کے ساتھ ملک کے دفاع کا فریضہ بھی ہر مسلمان پر عائد ہوتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اسلام کا علم اور پاکستان کا پرچم بلند رکھنا ہوگا۔

☆☆ .... ☆☆

صُوَرٌ مِنْ حَیَاۃِ الصَّحَابَۃ

زندگیاں صحابہ رضی اللہ عنہ کی

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

’’جو شخص پیروی کرنا چاہے، اسے ان لوگوں کی پیروی کرنی چاہیے جو وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے کہ آدمی جب تک زندہ رہتا ہے، اس کے فتنے میں پڑنے اور دین حق سے ہٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کی پیروی کرنی ہے؛ اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، وہ لوگ اس امت کے افضل ترین افراد تھے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری تھی، وہ دین کا گہرا علم رکھتے تھے، اور تکلف سے دور تھے، ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت اور اپنے دین کی اقامت کے لیے منتخب فرمایا تھا۔ مسلمانو! تم ان کا مقام پہچانو، ان کے پیچھے چلو اور ان کے اخلاق وسیرت کو حتی الامکان مضبوطی سے پکڑو، اس لیے کہ وہ لوگ صراطِ مستقیم اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی راہِ ہدایت پر تھے۔‘‘ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

تصنیف: ڈاکٹر عبدالرحمٰن رأفت پاشا مرحوم (مصر)

مترجم: مولانا اقبال احمد قاسمی، یوکے اسلامک مشن

حضرت ربیعہ ابن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’اُس وقت.... جب میری روح نورِ ایمان سے منور اور میری عقل معنیٰ اسلام سے آشنا ہوئی تھی.... میں ایک کم سن نوجوان تھا۔ جب پہلی بار میری آنکھیں دیدارِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف یاب ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میری رگ وپے میں سرایت کرگئی اور میرے پورے وجود پر حاوی ہوگئی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اس طرح دل وجان سے فریفتہ ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نے مجھے ہر چیز سے بے گانہ کردیا۔ چنانچہ میں نے اپنے دل میں کہا:

’’ربیعہ! تمہارا بھلا ہو، تم خود کو ہر کام سے فارغ کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے لئے وقف کیوں نہیں کردیتے؟ ایسا کرو کہ اپنے آپ کو ان کی خدمت کے لئے پیش کردو۔ اگر انہوں نے تمہاری خدمات کو قبول فرمالیا تو تم کو ان کی قربت ومحبت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کا موقع نصیب ہوجائے گا اور تم دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاؤ گے۔‘‘

پھر کسی تاخیر کے بغیر میں نے اس اُمید کے ساتھ خود کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنی خدمت کے لئے قبول فرمالیں گے اور واقعی آپ نے مجھے مایوس نہیں کیا۔ بلکہ اپنی خدمت کا موقع دینے پر رضامند ہوگئے۔ اور اس روز سے میں سائے کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے لگا۔ میں ہر جگہ اور ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی اپنی نگاہوں سے میری طرف کوئی اشارہ فرماتے، میں فوراً تعمیل ارشاد کے لئے حاضر ہوجاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھی کسی چیز کی ضرورت محسوس کی، مجھے اس کی تکمیل میں کبھی کوتاہ یا سست نہیں پایا۔ میں دن بھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لگا رہتا۔ جب دن ختم ہوجاتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ عشا سے فارغ ہوکر اندرون خانہ تشریف لے جاتے تو میں بھی واپسی کا ارادہ کرتا، لیکن پھر میں اپنے دل میں سوچتا:

’’ربیعہ! کہاں جارہے ہو؟ ممکن ہے رات میں کسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی حاجت پیش آجائے۔‘‘

یہ سوچ کر میں وہیں آپ کے دروازے پر بیٹھ جاتا اور آپ کے گھر کی چوکھٹ چھوڑ کر کہیں جانا گوارا نہ کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راتیں کھڑے کھڑے نماز پڑھنے میں گزار دیتے تھے۔ بسا اوقات میں سنتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ فاتحہ پڑھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مسلسل اتنی دیر تک دہراتے رہتے کہ میں اُکتا جاتا یا میرے اوپر نیند کا غلبہ ہوجاتا اور میں سوجاتا۔ بارہا ایسا بھی ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمع اللہ لمن حمدہ کا تکرار سورۂ فاتحہ سے بھی زیادہ دیر تک کرتے رہتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی کہ اگر کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی قسم کا احسان کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے بہتر طریقے سے اس کے احسان کا بدلہ چکا دیتے تھے۔ اپنی اسی عادت کے مطابق آپ میری خدمات کا صلہ دینا چاہتے تھے، چنانچہ ایک روز مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''ربیعہ ابن کعب!''

''اے اللہ کے رسول! میں بسر وچشم حاضرِ خدمت ہوں۔''میں نے عرض کیا۔

''مجھ سے کچھ مانگو، میں تمہاری مانگ پوری کروں گا۔''رحمتِ مجسم نے فرمایا: میں نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا:''اللہ کے رسول! مجھے مہلت دیجئے تاکہ میں سوچ لوں کہ مجھے آپ سے کیا مانگنا ہے، پھر میں آپ کو بتادوں گا۔''

کوئی حرج نہیں، سوچ لو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

میں اس وقت ایک مفلس جوان تھا۔ نہ میرے پاس بیوی تھی، نہ مال تھا، نہ مکان۔ دوسرے غریب مسلمانوں کی طرح مسجد نبوی کا چبوترہ ہی میرا مسکن و ماویٰ تھا۔ لوگ ہمیں ''مہمانانِ اسلام'' کہہ کر پکارتے تھے۔ جب کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں صدقے کی کوئی چیز لاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سب ہم لوگوں کے پاس بھیج دیتے، اور جب کوئی شخص آپ کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرتا تو آپ اس میں سے کچھ اپنے پاس رکھ کر باقی ہم کو مرحمت فرمادیا کرتے تھے۔ اپنی اسی تنگ دستی اور پریشان حالی کی وجہ سے میرے دل نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیاوی ساز و سامان مانگ لوں تاکہ فقر و محتاجی سے نجات مل جائے اور دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی مال، بیوی اور بچوں والا ہوجاؤں لیکن میرے دل نے پھر کہا:

''ربیعہ ابن کعب! تمہارا بُرا ہو، یہ دنیا تو زوال پذیر ہے، ایک دن فنا ہوجائے گی، اس میں جس رزق کی کفالت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے، وہ لازماً تم کو ملے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کے نزدیک ایسے بلند مرتبے پر فائز ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی مانگ نامنظور نہیں کی جاسکتی، اس لئے تم ان سے یہ درخواست کرو کہ وہ تمہارے لئے اخروی فائدے کی دعا فرمائیں۔''

میں نے اس فیصلے پر اپنے دل میں نہایت اطمینان واستراحت کی کیفیت محسوس کی، پھر جب میں بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا:

''ربیعہ! کیا کہتے ہو؟''

''اے اللہ کے رسول! میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت کا آرزو مند ہوں۔''میں حرفِ آرزو زبان پر لایا۔

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔''

''تم کو یہ بات کس نے سجھائی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لہجہ تحسین آمیز تھا۔

نہیں، خدا کی قسم! یہ بات مجھے کسی اور نے نہیں بتائی ہے، بلکہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:''مجھ سے کچھ مانگو، میں تمہاری مانگ پوری کردوں گا۔'' تو پہلے تو میرے جی میں آیا کہ میں آپ سے دنیاوی مال ومتاع مانگ لوں، پھر منجانب اللہ مجھے دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے کی نیک توفیق حاصل ہوگئی۔ اس کے بعد میں نے آپ سے درخواست کی ہے کہ آپ میرے لئے جنت میں اپنی رفاقت کی دعا فرمائیں۔

پھر آپ نے ایک طویل خاموشی کے بعد فرمایا:

''ربیعہ! کیا تم اس کے علاوہ کچھ اور نہیں چاہتے؟''

''نہیں، اے اللہ کے رسول! جو چیز میں نے آپ سے مانگی ہے، دوسری کسی چیز کو میں اس کی برابر نہیں سمجھتا۔'' میں نے عرض کیا۔

''تب کثرتِ سجود سے میری مدد کرو۔'' آپ نے میری درخواست منظور کرتے ہوئے فرمایا۔

اس کے بعد میں پوری جاں فشانی کے ساتھ عبادت میں مصروف ہوگیا تاکہ دنیا میں آپ کی خدمت سے بہرہ ور ہوں، اسی طرح آخرت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے محظوظ ہوسکوں۔ اس بات کو ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلا کر پوچھا:

''ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کروگے؟''

''اے اللہ کے رسول! میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کوئی چیز مجھے آپ کی خدمت سے غافل کردے۔ پھر میرے پاس بیوی کا مہر ادا کرنے اور اس کی ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے مال بھی تو نہیں ہے۔'' میں نے اپنی مجبوریاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھ دیں، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

دوبارہ میری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا:

’’ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کروگے؟‘‘

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر وہی جواب دیا، جو پہلے دے چکا تھا۔لیکن میں نے تنہائی میں اس پر غور کیا تو مجھے اپنے اس جواب پر سخت ندامت و پشیمانی ہوئی اور میں نے اپنے دل میں کہا:

’’ربیعہ! تمہارا بھلا ہو،خدا کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے دینی و دنیاوی مصالح کو تم سے زیادہ اچھی طرح جانتے ہیں۔ بخدا! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بعد کبھی شادی کی پیشکش کی تو میں اس کو ضرور قبول کرلوں گا۔‘‘

اوراس کے کچھ ہی دنوں بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پھر کہا:

’’ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کروگے؟‘‘

’’کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! لیکن میرے ساتھ کون شادی کرے گا، جب کہ میں ایک تہی دست اور مفلس آدمی ہوں۔‘‘

میرے اس جواب پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’فلاں کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اپنی فلاں لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو۔‘‘

میں نے شرماتے ہوئے ان کے پاس جا کر کہا کہ:’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس حکم کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ اپنی فلاں لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔‘‘

’’فلاں لڑکی کے ساتھ؟‘‘انہوں نے پوچھا اور میرے مثبت جواب کے بعد انہوں نے کہا:

’’ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے پیغام کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاصد اپنے مقصد سے محروم واپس نہیں جائے گا۔‘‘

اور پھر انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کردیا۔اس کے بعد میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر بتایا کہ اے اللہ کے رسول! میں بہترین لوگوں کے پاس سے آیا ہوں۔انہوں نے میری بات کی تصدیق کی، مجھے خوش آمدید کہا اور اپنی لڑکی کا عقد میرے ساتھ کردیا،اب میں ان کو مہر کی رقم کہاں سے ادا کروں؟

آپ نے بُریدہ ابن خصیب ؓ کو...جو میرے قبیلے، بنی اسلم کے ایک رئیس تھے...بلاکر فرمایا کہ ربیعہ کے لئے ایک نواۃ کے بقدر سونے کا انتظام کردو اور حسبِ حکم انہوں نے سونے کی مطلوبہ مقدار میرے لئے فراہم کردی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کو لے کر ان کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ یہ تمہاری بیٹی کا مہر ہے۔چنانچہ میں نے اسے لے جا کر ان کے حوالے کردیا، جس کو انہوں نے قبول کرلیا اور اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:’’کثیر طیب‘‘(کافی ہے اور عمدہ ہے)۔

میں نے واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا کہ میں نے ان سے زیادہ شریف لوگ نہیں دیکھے۔ میں نے جو کچھ ان کو دیا، قلیل ہونے کے باوجود نہ صرف یہ کہ انہوں نے برضاو رغبت اس کو قبول کرلیا، بلکہ اظہارِ پسندیدگی کے طور پر یہ بھی کہا کہ’’کثیر طیب‘‘ اے اللہ کے رسول! اب مجھے ولیمہ کے لئے رقم کہاں سے ملے گی؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بریدہ ابن خصیب ؓ کو بلاکر کہا کہ ربیعہ کے لئے ایک مینڈھے کی قیمت اکٹھا کردو، چنانچہ انہوں نے رقم فراہم کرکے میرے لئے ایک موٹا تازہ مینڈھا خرید دیا۔اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ عائشہؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ جو جَو ان کے پاس ہیں وہ تم کو دے دیں، اور جب میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے ایک ٹوکرے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اُسے اٹھالو، اس میں سات صاع جَو ہیں۔ خدا کی قسم! ہمارے پاس اس کے علاوہ کھانے کی دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔

میں وہ مینڈھا اور جَو اپنی بیوی کے گھر والوں کے پاس لے گیا۔انہوں نے کہا کہ جَو سے تو ہم روٹیاں تیار کردیں گے البتہ مینڈھا تم واپس لے جاؤ اور اپنے ساتھیوں سے کہو کہ اس کا گوشت تیار کردیں۔ میں مینڈھے کو لے آیا اور میں نے اور میرے قبیلے کے کچھ لوگوں نے مل کر اس کو ذبح کیا، اس کی کھال اتاری اور اسے پکا کر تیار کردیا۔اس طرح ہمارے پاس ولیمے کے لئے روٹی اور گوشت کا انتظام ہوگیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنے ولیمہ پر بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری دعوت قبول فرمالی۔

بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زمین

سے متصل مجھے ایک زمین بھی عنایت فرمادی۔ یوں مجھے دنیا بھی حاصل ہوگئی اور اس کی طلب بھی پیدا ہوگئی۔ یہاں تک کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھجور کے ایک درخت کے بارے میں اختلاف کر بیٹھا۔ میں نے کہا کہ یہ میری زمین میں ہے اور ان کا کہنا تھا کہ میری زمین میں ہے۔ آخر کار ہم دونوں کے درمیان بات بڑھ گئی اور انہوں نے مجھے ایک ناگوار بات کہہ دی۔ نکلنے کو تو وہ بات اچانک ان کے منہ سے نکل گئی مگر انہوں نے مجھ سے کہا کہ ’’ربیعہ! جواب میں تم مجھ کو وہی جملہ کہہ کر اپنا بدلہ چکالو۔‘‘ لیکن میں نے کہا کہ بخدا میں آپ سے بدلہ لینے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم مجھ سے بدلہ نہیں لوگے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تمہاری شکایت کردوں گا۔ یہ کہہ کر وہ بارگاہ رسالت کی طرف روانہ ہوگئے۔ پیچھے میں بھی چلا اور میرے قبیلے والے یہ کہتے ہوئے میرے ساتھ شامل ہوگئے کہ انہوں نے پہل بھی کی، تم کو بُرا بھلا بھی کہا پھر خود ہی تمہاری شکایت کرنے بھی جارہے ہیں، میں نے ان لوگوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا:

’’ارے تم لوگوں کا بُرا ہو، کیا تم نہیں جانتے کہ یہ کون ہیں؟ یہ صدیق ہیں، مسلمانوں کی بزرگ ترین ہستی، تم لوگ واپس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ تم لوگوں کو دیکھ لیں اور ان کی خفگی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفا ہوجائیں اور ان دونوں کی ناراضی اللہ تعالیٰ کے غضب کا سبب بن جائے اور ربیعہ ہلاک ہوجائے۔‘‘ تب جاکر وہ لوگ واپس ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں پہنچ کر من وعن وہ واقعہ بیان کر دیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف سَر اٹھا کر پوچھا: ’’ربیعہ! تمہارا اور صدیق کا کیا معاملہ ہے؟‘‘

میں نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول! یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کو وہی بات کہہ دوں جو انہوں نے مجھے کہی تھی، لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔‘‘ ’’ہاں! تم نے ٹھیک کیا، تم ان کو ہرگز وہ بات نہ کہنا جو انہوں نے تم کو کہی تھی، بلکہ تم یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کو معاف فرمائے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے طرزِ عمل کو سراہا۔ تو میں نے کہا کہ: ’’ابوبکرؓ! اللہ تعالیٰ آپ کو معاف فرمائے۔‘‘ اُس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے۔ ’’ربیعہ! اللہ تعالیٰ تم کو میری طرف سے بہترین جزا دے... ربیعہ! اللہ تعالیٰ تم کو میری طرف سے بہترین...‘‘

اور اس وقت اُن کی آنکھوں سے بے تحاشا آنسو بہہ رہے تھے۔

☆☆ .... ☆☆

ختم نبوت کانفرنس، بہاولپور

بہاولپور (مولانا محمد طیب جلالپوری) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام ۷/ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو جامع مسجد الصادق میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے امیر مرکزیہ حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے۔ اس کے تحفظ کے لئے اسلامیانِ پاکستان نے قربانیاں دی ہیں۔ آئندہ بھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ حکمران نوشتۂ دیوار پڑھیں اور عالمی اداروں کے قادیانیوں کے حق میں موقف کو رد کردیں، ایسی کسی امداد کو قبول کرنے سے انکار کردیں، جس کے بدلے ایمان کا سودا کرنا پڑے، کیونکہ مسلمانانِ پاکستان کو عقیدۂ ختم نبوت اپنے دل وجان سے زیادہ عزیز ہے۔ مولانا شاہنواز فاروقی نے کہا کہ جن حکمرانوں نے یہود ونصاریٰ کے ایجنڈا کو قبول کرکے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی، اللہ پاک نے ان کا نام ونشان تک مٹادیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ملک بھر میں تخریب کاری کی نئی لہر کے پیچھے قادیانیت کی سازشیں کارفرما ہیں۔ حکمرانوں و تفتیشی اداروں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ سے قادیانیت کو ریورس گیئر لگ چکا ہے اور ان شاء اللہ العزیز! وہ دن دور نہیں، جب قادیانیت حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ کانفرنس بہاولپور میں شہر ومضافات کے علمائے کرام اور مشائخ عظام مولانا عبدالرزاق اسلامی مشن، مفتی ارشاد احمد جامعہ امدادیہ، مفتی عبدالرشید جامعہ عباسیہ، مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی، خانقاہ شریف مولانا عطاء اللہ، مولانا قاری محمد یٰسین عثمانی جامعہ نظامیہ، قاری منظور احمد درانی، اساتذۂ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا، مولانا منیر احمد منور، مولانا محمد احمد، مولانا حبیب الرحمٰن مدنی نے خصوصی شرکت کی۔ انتظامی امور میں مولانا صہیب احمد جامعہ دارالعلوم مدنیہ، مولانا محمد طیب جلالپوری اور مبلغ ختم نبوت بہاولپور مولانا محمد اسحاق ساقی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے بھرپور کردار ادا کیا۔ کانفرنس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا عزیز احمد، مقامی امیر مفتی عطاء الرحمٰن نے کی۔ تلاوت مولانا سیّد احمد سعید کاظمی وقاری محمد اقبال گھلو نے کی۔ نعت صوفی امام دین تبسم ملتان اور حضور احمد عنصر نے پڑھی۔ آخر میں دعا حضرت الامیر مدظلہ نے کرائی۔ اسٹیج سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالحکیم نعمانی نے سرانجام دیئے۔

حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

(وفات:۱۶؍نومبر ۲۰۰۰ء)

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری ضلع مظفر گڑھ کی بستی رنوجہ کے رہائشی تھے۔ ابتدائی تعلیم حضرت مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ فاضل دیوبند سے بستی تھیم والا میں حاصل کی دورہ حدیث شریف شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دارالمبلغین میں سب سے پہلی جماعت جس نے ردقادیانیت پر فاتح قادیان مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ سے تربیت حاصل کی۔ اس میں مولانا محمد لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل تھے۔ مناظرہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر آپ کو ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں مبلغ لگا دیا گیا۔ آپ نے دن رات ایک کر کے پورے علاقہ میں قادیانیت کے خلاف کلمہ حق بلند کیا۔ آپ کی شعلہ نوائی سے قادیانیت بوکھلا گئی۔ اور زخمی سانپ کی طرح بل کھانے لگی۔ آپ پر مقدمات قائم ہوئے۔ جیلوں میں گئے۔ لیکن ہر میدان کے فاتح رہے۔ آپ کی للکار سے کفر کے ایوانوں پر زلزلہ برپا ہو جاتا تھا۔

گوجرانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ رہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے اپنے ضلع مظفر گڑھ سے گرفتاری دی۔ آپ کی آواز میں قدرت نے ترنم کا رس گھول دیا تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو فضاؤں میں سکوت طاری ہو جاتا۔ آپ حق کی آواز تھے۔ مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے آپ نے وہ گراں قدر خدمات سرانجام دیں جو تاریخ کا حصہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے آپ شاگرد تھے۔ ان پر دل وجان سے فدا تھے۔ حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ بھی بیٹوں کی طرح آپ سے محبت فرماتے تھے۔

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت نے قومی، دینی راہنما کی صلاحیتوں کا آپ کو امین بنا دیا تھا۔ مولانا محمد شریف بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحمان میانوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے دوستانہ مراسم تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا دنیوی طور پر بھی فضل تھا۔ آپ کا شمار علاقہ کے متوسط زمینداروں میں ہوتا تھا۔ سیاست میں دلچسپی کے باعث مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں سے اجازت لے کر آپ نے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت اختیار کی۔ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ، مولانا گل بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بیر شریف والوں کی آنکھوں کا تارا ہو گئے۔

کئی دفعہ قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا۔ اس سے ضلع وتحصیل میں آپ کی شخصیت نے جادو کے اثر کی مثال قائم کی۔ حکمران و سیاست دان آپ کے نام سے خم کھانے لگے۔ سرائیکی اور اردو کے آپ صاحب طرز خطیب تھے۔ سندھ اور پنجاب میں مدتوں آپ کی خطابت کی گرج دار گونج کی داستانیں دہرائی جائیں گی۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام اور ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جس سے اکابر کی یاد تازہ ہو گئی۔ مولانا مرحوم کے دل میں سوائے اللہ رب العزت کے اور کسی کا خوف نہ تھا۔ بڑے بہادر اور جی دار مجاہد عالم تھے۔ آپ اپنے علاقہ کے غریبوں کے لئے رحمت پروردگار کا پرتو تھے۔ ہر غریب کی مشکل میں اس کا سہارا بننا آپ کا معمول تھا۔ غریبوں کا کام کر کے خوش ہوتے تھے۔ خانقاہ دین پور شریف سے آپ کا جند جان کا رشتہ تھا۔ حضرت مولانا میاں عبدالہادی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا میاں سراج احمد رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کو عشق سا لگاؤ تھا۔ اس کے اشاروں پر فدا تھے۔ یہ حضرات بھی اپنی بھرپور شفقتوں سے ان کو نوازتے۔

مولانا مرحوم دوست پرور عالم دین تھے۔ آپ کے دوستوں کا کراچی سے خیبر تک حلقہ پھیلا ہوا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف ایک لفظ سننا گوارہ نہ تھا۔ قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے دست راست شمار ہوتے تھے۔ مولانا بھی مرحوم کی خدمات کے معترف تھے۔ قائد جمعیۃ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو مولانا مرحوم اکابر کی روایات کا امین سمجھتے تھے اور وہ ان کے موقف کے ملک میں بہترین منادتھے۔

مولانا محمد لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے بزرگوں کی وفات کے صدموں کو تازہ کر دیا ہے۔ کراچی سے خیبر تک جس کی للکار تھی۔ جس نے قریہ قریہ، گلی گلی تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا۔

(باقی صفحہ 25 پر)

تحریکِ ختم نبوت کے حوالہ سے

تین سوالات کا جائزہ

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

(۸ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ مغرب ختمِ نبوت کانفرنس ملکوال ضلع منڈی بہاءالدین سے خطاب)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین، حضرت مولانا عبدالواحد، حضرت مولانا عبدالماجد شہیدی اور ان کے رفقاء کا شکرگزار ہوں کہ آج کی اس مبارک محفل میں حاضری کا، آپ حضرات کے ساتھ ملاقات و زیارت اور کچھ عرض کرنے کا موقع فراہم کیا۔اللہ تعالیٰ ہمارا مل بیٹھنا قبول فرمائیں اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس اور عقیدۂ ختمِ نبوت کے حوالے سے اپنے فرائض کو پہچاننے اور ان کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آج میں قادیانیت کے حوالے سے تین سوالوں کا جائزہ لینا چاہوں گا۔

(۱)اسلامی عقائد رکھنے کے باوجود قادیانی مسلمان کیوں نہیں؟

ایک سوال عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، بلکہ ہمارے روکنے کے باوجود پڑھتے ہیں، قرآن کریم بھی پڑھتے ہیں، جناب نبی کریمؐ کا نام بھی لیتے ہیں، بیت اللہ کی بات بھی کرتے ہیں، تو وہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟ آج کی یونیورسٹیوں، جدید تعلیمی اداروں اور عالمی ماحول میں یہ سوال اکثر پڑھے لکھے دوستوں سے کیا جاتا ہے۔ بالخصوص ان حضرات سے جو دینی ماحول سے فاصلے پر ہیں، جن کا مسجد، مدرسے، کسی دینی جماعت یا دعوت وتبلیغ کے ساتھ براہ راست تعلق نہیں ہے، ان سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود مسلمان کیوں نہیں ہیں؟

یہ سوال سب سے پہلے علامہ محمد اقبال مرحوم سے ہوا تھا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے علامہ اقبالؒ سے یہ سوال کیا تھا جب انہوں نے انگریز حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو ہمارے کھاتے میں نہ لکھا جائے بلکہ ہم سے الگ غیر مسلموں میں لکھا جائے، یہ ہمارے مذہب وملت کا حصہ نہیں ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو جو اس وقت بڑے قومی لیڈر تھے، انہوں نے علامہ اقبال سے سوال کیا کہ جب قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں، محمد رسول اللہ کو مانتے ہیں، قرآن پاک کی بات کرتے ہیں، تو یہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟ ہمارے تعلیم یافتہ طبقے سے قادیانی اسی سوال سے بات کا آغاز کرتے ہیں۔اس لیے تعلیم یافتہ طبقے، وکلاء، تاجر برادری اور طلباء سے میری گزارش یہ ہوتی ہے کہ علامہ اقبالؒ اور پنڈت جواہرلال نہرو کی خط وکتابت پڑھیں۔اصل انگریزی میں ہے جبکہ اس کا اردو ترجمہ بھی چھپا ہوا کتابی شکل میں موجود ہے، جس میں علامہ اقبالؒ نے اس سوال کی وضاحت کی تھی کہ قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود، جناب نبی کریمؐ کو اللہ کا رسول کہنے کے باوجود اور قرآن پاک پڑھنے کے باوجود مسلمان کیوں نہیں ہیں۔علامہ اقبالؒ نے نہرو کو یہ جواب دیا کہ پیغمبر وہ ہوتا ہے جو خود اتھارٹی ہو، جس کو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔اس کے علاوہ ہر ایک کو دلیل کی ضرورت پڑتی ہے، چاہے کوئی امام، خلیفہ، مجتہد یا فقیہ ہو، وہ قرآن یا حدیث کا حوالہ دینے کا پابند ہوتا ہے۔پیغمبر واحد شخصیت ہوتی ہے جس کو کسی حوالے کی ضرورت نہیں ہوتی وہ خود حوالہ اور اتھارٹی ہوتا ہے۔اس لیے جب کسی امت میں پیغمبر بدل جاتا ہے تو مذہب بدل جاتا ہے، کیونکہ نبی کے بدلنے سے اتھارٹی تبدیل ہو جاتی ہے۔ تعلیم یافتہ حضرات اس خط وکتابت کا ضرور مطالعہ کریں جس سے آپ کو یہ بات سمجھ آئے گی کہ قرآن پڑھنے کے باوجود، جناب رسول اللہ کو نبی ماننے، اور کلمہ پڑھنے کے باوجود قادیانی مسلمان کیوں نہیں ہیں، یا ان کے نزدیک ہم مسلمان کیوں نہیں ہیں۔

دوسرے موقع پر یہ مسئلہ سر ظفر اللہ خان نے واضح کیا تھا جو کہ قادیانی جماعت کے بڑے قائدین میں سے تھے، پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے۔قائداعظم محمد علی جناح مرحوم پاکستان کے گورنر جنرل تھے اور ان کی کابینہ میں لیاقت علی خان وزیراعظم اور ظفر اللہ خان وزیر خارجہ تھے۔

جب قائد اعظمؒ کا انتقال ہوا تو ان کا جنازہ کراچی میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھایا۔ جنازے میں ہزاروں لوگ موجود تھے۔ دوسرے ملکوں کے سفیر بھی آئے ہوئے تھے، ان میں سے غیر مسلم سفیر جنازے میں شریک نہیں ہوئے بلکہ احتراماً ایک صف میں الگ قطار بنا کر کھڑے ہوئے۔ جب ظفر اللہ خان آئے تو وہ جنازے میں شامل ہونے کی بجائے غیر ملکی سفیروں کی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے اور قائد اعظمؒ کا جنازہ نہیں پڑھا۔ جب جنازہ ہو گیا تو صحافیوں نے ظفر اللہ خان سے سوال کیا کہ قائد اعظمؒ آپ کے گورنر جنرل ہیں، آپ ان کے وزیر خارجہ ہیں، تو آپ ان کے جنازے میں کیوں شریک نہیں ہوئے اور غیر مسلم سفیروں کی قطار میں کیوں کھڑے رہے؟ تو ظفر اللہ خان نے دوٹوک بات کی جو تاریخ کے ریکارڈ پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے ایک مسلمان حکومت کا کافر، یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیں۔ یعنی یا قائد اعظمؒ مسلمان نہیں ہیں یا میں مسلمان نہیں ہوں۔ مسلمان کا جنازہ غیر مسلم نے نہیں پڑھا، یا غیر مسلم کا جنازہ مسلمان نے نہیں پڑھا۔ مطلب یہ کہ قائد اعظمؒ میرے عقائد کے مطابق مسلمان نہ تھے، لہٰذا میں ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھ سکتا تھا۔ یہ بات کہ قادیانی اور مسلمان ایک نہیں ہیں، تاریخ میں یہ شہادت ظفر اللہ خان نے دی۔

تیسری بات یہ کہ ۱۹۸۷ء میں مجھے پہلی بار امریکہ جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک یہودی جرنلسٹ سے نیویارک میں میری ملاقات ہوئی۔ انہیں کسی نے بتایا تھا کہ پاکستان سے ایک مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں اور ختم نبوت کی تحریک سے ان کا تعلق ہے۔ وہ میرے پاس تشریف لائے، انٹرویو کے دوران انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ جب قادیانی قرآن کو مانتے ہیں، اللہ کو، محمد رسول اللہ کو اور بیت اللہ کو مانتے ہیں تو آپ کے نزدیک وہ مسلمان کیوں نہیں ہیں؟ میں نے کہا کہ مسلمان ہونے کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو ماننا ضروری تو ہے لیکن یہ کافی نہیں ہے، بلکہ مسلمان ہونے کے لیے اس کے بعد کسی اور کو نہ ماننا بھی ضروری ہے۔

میں نے اس سے مثال کے طور پر بات کی کہ آپ اس لیے یہودی ہیں کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور تورات کو مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں بھی حضرت موسیٰؑ اور تورات کو مانتا ہوں، تو کیا آپ مجھے یہودی تسلیم کریں گے؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کیوں؟ تو اس نے کہا کیونکہ آپ اس کے بعد ایک اور نبی اور کتاب مانتے ہیں اس لیے آپ کو یہودی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ پھر میں نے سوال کیا کہ مسیحی کیوں عیسائی کہلاتے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو مانتے ہیں اس لیے عیسائی ہیں۔ میں نے کہا میں بھی انجیل اور حضرت عیسیٰؑ کو مانتا ہوں بلکہ ہم مسلمان عیسائیوں سے بڑھ کر انہیں مانتے ہیں، تو اگر خدانخواستہ دنیا کے کسی فورم پر میں دعویٰ کروں کہ مجھے عیسائی تسلیم کیا جائے تو کیا تسلیم کرو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ میں نے کہا کیوں؟ تو اس نے کہا کہ آپ حضرت عیسیٰؑ اور انجیل کو تو مانتے ہیں لیکن چونکہ ان کے بعد حضرت محمدؐ کو اور قرآن مجید کو بھی مانتے ہیں اس لیے آپ عیسائی کہلانے کے حقدار نہیں ہیں۔

میں نے کہا کہ یقیناً ہمیں تورات اور حضرت موسیٰؑ کو ماننے، انجیل اور حضرت عیسیٰؑ کو ماننے کے باوجود یہودی یا عیسائی کہلانے کا حق نہیں، کیونکہ ہم اس کے بعد نیا نبی اور نئی وحی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر چونکہ قرآن مجید کے بعد اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قادیانی نئی وحی اور نیا نبی مانتے ہیں اس لیے وہ بھی مسلمان کہلانے کے حقدار نہیں ہیں۔ جس دلیل پر میں عیسائی نہیں ہوں، اسی دلیل پر قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔ جس دلیل پر میں یہودی کہلانے کا حقدار نہیں ہوں، اسی دلیل پر قادیانی مسلمان کہلانے کے حقدار نہیں ہیں۔ یہی بات علامہ اقبالؒ نے پنڈت جواہر لال نہرو سے اپنے انداز میں کہی تھی۔

ایک دفعہ مجھ سے امریکہ کے شہر ہیوسٹن میں سوال ہوا جہاں خلائی مرکز ناسا ہے۔ ہمارے بہت اچھے دوست حافظ محمد اقبال صاحب ہیوسٹن میں رہتے ہیں۔ منچن آباد کے علاقے سے تعلق ہے، بہت مضبوط آدمی ہیں اور ختم نبوت کا بہت کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریڈیو پر مذاکرہ رکھا ہوا تھا۔ گفتگو کے دوران میں نے یہی بات کی تو ایک ٹیلی فون آیا کہ میں مسیحی پادری ہوں، میرا انڈیا سے تعلق ہے، میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ ہم اس آدمی کو مسلمان سمجھتے ہیں جو قرآن پاک کو اور حضرت محمدؐ کو مانتا ہو۔ قادیانی قرآن پاک اور حضرت محمدؐ کو مانتے ہیں تو آپ ان کو کیوں مسلمان شمار نہیں کرتے؟ میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ مورمنز کو جانتے ہیں؟

مورمنز امریکہ میں ایک کمیونٹی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دور کی بات ہے جب مورمنز کے بانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نئی بائبل لکھی

تھی۔ یہ کمیونٹی امریکہ میں اچھی خاصی ہے۔ گزشتہ الیکشن میں نائب صدر کا الیکشن مٹ رومنے نے لڑا تھا، وہ مورمنز کا لیڈر ہے۔ مورمنز ایک نیا نبی اور نئی بائبل مانتے ہیں۔ انہوں نے بائبل میں ایک نئی کتاب کا اضافہ کیا ہے۔

پادری صاحب نے جواب میں مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ مورمنز کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا کیتھولک، پروٹسٹنٹ یا آرتھوڈکس فرقہ کے لوگ مورمنز کو کسی مسیحی چرچ کا حصہ تسلیم کرنے کے لیے تیار ہیں؟ کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈکس عیسائیوں کے تین بڑے فرقے ہیں۔ ان تین فرقوں میں سے کوئی فرقہ مورمنز کو اپنے چرچ کی ممبرشپ دینے کے لیے تیار ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا اس لیے کہ مورمنز نیا نبی اور نئی کتاب مانتے ہیں۔ میں نے کہا تمہارے ہاں مورمنز نئی کتاب اور نئی وحی ماننے کی وجہ سے تم سے الگ ہو گئے ہیں اور ہمارے ہاں قادیانی نئی وحی اور نیا نبی ماننے کی وجہ سے ہم سے الگ کیوں نہیں ہوئے؟ اس لیے میں نے پہلی بات یہ کی ہے کہ قادیانی جتنا مرضی دعویٰ کر لیں جب تک نئی نبوت سے دستبردار نہیں ہوں گے اور نئی وحی سے براءت کا اعلان نہیں کریں گے اس وقت تک انہیں قطعاً مسلمان تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) پاکستان میں قادیانیوں کو شہری حقوق کیوں نہیں مل رہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ عام طور پر ہمارے تعلیم یافتہ طبقے سے یہ سوال ہوتا ہے آپ سے بھی سوال ہوگا کہ قادیانی مسلمان نہ سہی، لیکن پاکستان کے شہری تو ہیں، ان کے شہری حقوق ہیں۔ آپ بطور شہری اور بطور ملکی باشندے کے ان کے جو حقوق ہیں وہ کیوں نہیں دیتے؟ آج ہمیں اس سوال کا بہت سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور کرنا پڑے گا۔ آج کی دنیا کا سوال یہی ہے۔ اس پر میں دو باتیں ذکر کروں گا۔

میں نے نیویارک میں یہودی سے بھی یہ بات کی تھی کہ بات حقوق کی نہیں بلکہ ٹائٹل کی ہے۔ قادیانی اپنا ٹائٹل تسلیم کریں، اس ٹائٹل کے تحت جو حق ان کا بنتا ہے وہ ہم مانیں گے اور دینے کے لیے تیار ہیں۔ وہ ہمارے ٹائٹل کے ساتھ حق مانگنے والے کون ہوتے ہیں؟ وہ اپنا ٹائٹل اور اپنا اسٹیٹس تسلیم کریں اور اس کے تحت حقوق کا مطالبہ کریں۔ میں نے اس سلسلہ میں ایک مثال دی کہ مثلاً سو سال سے ایک پرانی کمپنی چلی آ رہی ہے جس کی ساکھ اور مارکیٹ ہے، اس کا تعارف اور ایک بھرم ہے، اس کا مونوگرام اور سٹیمپ ہے۔ اس سو سال پرانی فرم میں سے چند آدمی نکل کر نئی فرم بنانا چاہیں تو بنا لیں، اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لیکن اس نئی فرم کو پرانی فرم کا نام استعمال کرنے کا حق نہیں ہے، اس کا ٹائٹل، مونوگرام، اسٹیمپ اور لیٹر ہیڈ استعمال کرنے کا حق نہیں ہے۔ اگر نئی فرم پرانی فرم کی شناخت استعمال کرے گی تو اس کو قانون کی زبان میں فراڈ کہتے ہیں۔ قادیانی ہمارے نام پر حقوق کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں؟ جب ان کی کمپنی نئی ہے تو اپنی کمپنی کو نیا نام دیں اور اس کے تحت حقوق کا مطالبہ کریں۔ مارکیٹ دیکھ لے گی کہ کس کا مال لینا ہے اور کس کا نہیں لینا۔ ہمارا سیدھا سا مطالبہ ہے کہ اپنا سودا اپنے نام سے بیچو، ہمارے نام سے بیچنے کی تمہیں اجازت نہیں دی جا سکتی۔

دوسری بات یہ ہے کہ قادیانی پاکستان میں شہری حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں تو کسی قاعدے قانون کے مطابق حقوق مانگ رہے ہیں یا ویسے ہی مانگ رہے ہیں؟ حقوق مانگنے اور حقوق لینے کا کوئی قاعدہ، قانون اور طریقہ بھی ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو نہیں کہ جس کا جو جی چاہے وہ اپنا حق سمجھ کر مانگنے لگ جائے۔ امریکہ میں کسی نے اپنے حقوق لینے ہیں تو اس کا معیار وہاں کا دستور ہے۔ اگر ایک آدمی امریکہ کے دستور کو نہیں مانتا اور شہری حقوق مانگتا ہے تو کیا امریکہ اس کو وہ حق دے گا؟ یا ایک آدمی برطانیہ میں رہتا ہے اور وہاں کے دستور، قانون اور اس کے سسٹم کو تو نہیں مانتا لیکن حقوق مانگتا ہے، تو کیا برطانیہ اس کو وہ حقوق دے گا؟ دستور تسلیم نہ کرنے والوں کو غیر قانونی شہری کہا جاتا ہے۔ میرا قادیانیوں سے یہ سوال ہوتا ہے کہ حقوق کا مطالبہ درست ہے لیکن کون سے دستور کے تحت حقوق مانگتے ہو؟ پاکستان میں حقوق کے لیے تو پاکستان کا دستور چلے گا۔ اور تم نصف صدی سے پاکستان کے دستور کے ساتھ ساری دنیا میں پھڈا لگائے بیٹھے ہو کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔

اگر امریکہ میں کوئی آدمی غیر قانونی طور پر رہ رہا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے ووٹ کا حق دو تو کیا امریکہ اس کو ووٹ کا حق دے گا؟ اگر برطانیہ میں کوئی غیر قانونی طور پر رہ رہا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے ووٹ کا حق دو تو کیا برطانیہ اس کا ووٹ کا حق تسلیم کرے گا؟ قادیانی یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے لیے دو ہی راستے ہیں یا نئی نبوت اور وحی سے براءت کا اعلان کر کے پرانے

کیمپ میں واپس آجاؤ، ہم تمہیں قبول کرلیں گے، یا اپنا ٹائٹل الگ کرو، یہ جعل سازی نہیں چلے گی۔

(۳) دستور کو تسلیم نہ کرنے پر قادیانیوں کے خلاف قانونی کاروائی کیوں نہیں کی گئی؟

تیسرا سوال میرا ہے۔ یہ سوال کس سے ہے؟ یہ فیصلہ آپ کریں گے۔ کسی بھی ملک میں جو لوگ دستور کو مانے بغیر غیر قانونی طور پر رہتے ہیں ایسے لوگ غیر قانونی کہلاتے ہیں۔ ان کو ملک کا شہری بننے کے لیے درخواست دینی پڑتی ہے اور شرائط پوری کرنی پڑتی ہیں، اس کے بغیر انہیں ملک کا شہری تسلیم نہیں کیا جاتا۔ قادیانی شرائط پوری نہیں کررہے حتیٰ کہ پاکستان کے دستور کو بھی نہیں مان رہے تو میرا سوال یہ ہے کہ وہ ملک کے شہری کیسے کہلاتے ہیں؟ دستور کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ دستور کو چیلنج کررہے ہیں اور پوری دنیا میں دستور کے خلاف مورچہ بندی کیے ہوئے ہیں ان سے نمٹنا کس کی ذمہ داری ہے؟

یہ بڑا نازک سوال ہے کہ ایک آبادی ملک کا دستور نہیں مان رہی تو ان پر دستور اور پارلیمنٹ کے فیصلے کی رٹ قائم کرنا اور ان سے عدالتِ عظمیٰ کا فیصلہ منوانا آخر کسی کی ذمہ داری ہے؟ یہ ان اداروں کی ذمہ داری ہے جو ریاست اور قانون کی رٹ کو چیلنج کرنے پر آپریشن اور کریک ڈاؤن کرتے ہیں۔ جو اداروں کی بالادستی سے انکار کرنے والوں کے خلاف آپریشن کرتے ہیں۔ پاکستان میں کئی آپریشن ہوچکے ہیں۔ جب بھی آپریشن ہوئے تو ہم نے ساتھ دیا۔ آج بھی ساتھ دے رہے ہیں۔ یہ آپریشن اسی بنیاد پر ہوئے ہیں کہ جو لوگ ریاست کی رٹ تسلیم نہیں کرتے، ان سے ریاست کی رٹ منوانے کے لیے آپریشنز اور کریک ڈاؤن ہوئے۔ بہت سی پارٹیاں ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے پر خلاف قانون قرار دی گئی ہیں۔ اگر بیسیوں جماعتیں قانون اور ریاست کی رٹ کو تسلیم نہ کرنے پر خلافِ قانون ہوسکتی ہیں، اگر بہت سے حلقوں کے خلاف ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے پر آپریشن ہوسکتے ہیں، تو قادیانی بھی دستور کی رٹ کو تسلیم نہیں کرتے، ان کو خلافِ قانون کیوں نہیں قرار دیا جاتا؟ ان کے خلاف آپریشن اور کریک ڈاؤن کیوں نہیں ہوتا؟ یہ کام کس نے کرنا ہے اور کس کی ذمہ داری ہے۔

میرا یہ سوال اور مطالبہ ان سے ہے جو رٹ قائم کیا کرتے ہیں اور ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ سیدھی سیدھی بات ہے یا قادیانیوں سے رٹ تسلیم کرواؤ، ورنہ انہیں خلافِ قانون قرار دے کر کریک ڈاؤن کرو۔ ہمارے ساتھ یہ گول مول معاملہ نہ کرو کہ قومی اسمبلی میں کبھی کوئی بل لے آئے اور کبھی کوئی بل لے آئے اور دھوکے سے منظور کروالیا۔ پچھلی حکومت نے ایک بل منظور کروایا تھا جس کو تبدیل کرنا پڑا تھا۔ اب کچھ عرصہ پہلے ایک بل منظور ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔ ہم تو تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرتے، تم جہاں پکارتے ہو ہم تمہارے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ملک کے دفاع کے لیے، ریاست کی رٹ، قانون کی حکمرانی اور دستور کی بالادستی قائم کرنے کے لیے تم جہاں آواز دو گے ہم ساتھ کھڑے ہوں گے، لیکن خدا کے لیے یہ بھی ملک کے مفاد کا تقاضا ہے، قوم کے فیصلے اور دستور کی رٹ کا تقاضا ہے، اس لیے کچھ مہربانی آپ بھی فرمادیں، وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔ ☆☆

مسلمان کی زندگی کا مقصد ہی ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرنا ہے: علماء کرام

لاہور (مولانا عبدالنعیم) غازی علم دین شہید عظیم مجاہد و محافظ ختم نبوت تھے، اپنی جان کا نذرانہ دے کر عشق مصطفی کا عملی ثبوت دیا۔ رہتی دنیا تک غازی علم دین شہید کے تذکرے ہوتے رہیں گے اور ان کا نام ہمیشہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ غازی علم دین شہید عشق رسول ﷺ کا استعارہ بن چکے ہیں۔ غازی علم دین کی شہادت نے ملت اسلامیہ کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی شمع فروزاں کی۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد ہی ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ کرنا ہے جو کہ غازی علم دین نے کر کے دکھایا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، قاری علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالعزیز، مولانا محبوب الحسن طاہر، قاری ظہور الحق نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ دنیا بھر کے مسلمان ہمیشہ قافلہ عشق و مستی کے سپہ سالار حضرت غازی علم دین شہیدؒ کے سرتاپا ممنون رہیں گے۔ نبی پاک ﷺ کے عشق کے حوالے سے ایک عظیم داستان رقم ہوئی۔ آج بھی علم دین شہیدؒ مسلمانوں کے دلوں میں زندہ ہیں بلکہ مسلمانوں کے لیے عشق رسول ﷺ کے فروغ کے لیے ایک عظیم مینارۂ نور ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی وتبلیغی اسفار

لاہور میں ایک ہفتہ کا تبلیغی دورہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کرکٹ اسٹیڈیم وحدت روڈ پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کی یاد میں ۶/ستمبر ۲۰۲۳ء کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ کانفرنس کی تیاری تین ماہ قبل شروع کردی گئی۔ کانفرنس کی تیاری ونگرانی کے لئے لاہور کی مرکزی رابطہ کمیٹی مولانا ڈاکٹر عبدالواحد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، مولانا محمد اشرف گجر، میاں رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا خالد محمود، مولانا سعید احمد وقار پر مشتمل قائم کی گئی۔ رابطہ کمیٹی لاہور ڈویژن کے اضلاع شیخوپورہ، اوکاڑہ، قصور اوران کی تحصیلوں اور قصبات میں جماعتی احباب پر مشتمل کمیٹیاں قائم کیں۔ مرکزی کمیٹی نے بھرپور دورے کئے۔ الحمدللہ! لاہور کا میڈیا سیل قابل رشک ہے، جو مولانا عبدالنعیم، مولانا سمیع اللہ پر مشتمل ہے۔ میڈیا سیل بھی روزانہ کی بنیادوں پر منعقد ہونے والے پروگراموں کو پرنٹ میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعہ بھرپور کوریج کی کوشش کرتا ہے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے بھی خاصا وقت دیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مبلغ مولانا ارشاد احمد نے دو ہفتے کانفرنس کی تشہیر کے لئے دیئے۔ راقم محمد اسماعیل نے بھی ۱۳/اگست سے ۶/ستمبر تک تقریباً ایک ہفتہ کا وقت دیا۔ یکم ستمبر جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد فاطمہ عارف اسلامیہ پارک لاہور میں دیا، جس کے خطیب مولانا منظور احمد ہیں جو جنڈانوالہ بھکر کی راجپوت فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی دعوت پر بیان کیا جس میں ہزاروں مسلمانوں تک ختم نبوت کی آواز پہنچی اور انہیں کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ اسی روز مغرب کے بعد جامع مسجد بلال کوٹ لکھپت روڈ میں بیان ہوا، جس کے خطیب مولانا قاری محمد حنیف مدظلہ ہیں۔

مرکزی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت:

۲/ستمبر صبح دس بجے مرکزی رابطہ کمیٹی کا اجلاس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا ڈاکٹر عبدالواحد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا عبدالنعیم، میاں رضوان نفیس، مولانا سعید احمد وقار، مولانا سمیع اللہ، مولانا ارشاد احمد، مولانا محبوب الحسن طاہر نے شرکت کی۔

اجلاس میں کانفرنس کے سلسلہ میں رابطہ کمیٹیوں، استقبالیہ کمیٹی، انتظامیہ کمیٹی کی خدمات کا جائزہ لیا گیا۔ نیز سیکورٹی سمیت دیگر امور کا بھی جائزہ لیا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے رابطہ کمیٹی کو اب تک ہونے والے انتظامات کی رپورٹ پیش کی، جس پر رابطہ کمیٹی نے اطمینان کا اظہار کیا۔ مولانا ثانی نے رابطہ کمیٹی کو بتلایا کہ کانفرنس سے قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، قائد تحریک ختم نبوت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مولانا سیّد ضیاء اللہ شاہ بخاری ساہیوال اور امیر جماعت اسلامی جناب سراج الحق سمیت تمام مسالک کے راہنما خطاب فرمائیں گے، انشاءاللہ العزیز! کانفرنس عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت اور اتحاد بین المسلمین کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ اجلاس مولانا ڈاکٹر عبدالواحد کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

رپورٹ:..... سمیع اللہ، مبلغ ختم نبوت شمالی لاہور

جامع مسجد عثمانیہ آرائے بازار:

۲/ستمبر عصر کی نماز کے بعد راقم کا درس ہوا، جبکہ مغرب کی نماز کے بعد مولانا محمد خالد عابد مبلغ سرگودھا اور راقم کے جامعہ مظاہر العلوم آرائے بازار میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر درس ہوئے۔ مظاہر العلوم ان جامعات میں سے ہے جس میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں۔ جامعہ کے طلبا، اساتذۂ کرام اور عوام الناس سے ۶/ستمبر کو منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

مرکزی مسجد تلوار والی لاہور:

مسجد کے بانی میاں محمد ابراہیمؒ تھے، جو بنیادی طور پر مانسہرہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۴۲ء میں لاہور آئے اور یہیں کے ہوکر رہ گئے اور چونکہ ہاتھ میں تلوار رکھتے تھے۔ اس لئے مسجد

کا نام جامع مسجد تلواروالی مشہور ہوگیا۔ آپ مجلس احرار اسلام بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جانباز سپاہیوں میں سے تھے۔ مسلک کے اعتبار سے پکے کھرے دیوبندی تھے۔ مماتیت اور یزیدیت سے محفوظ ان کی مساعی جمیلہ سے انارکلی کے نکڑ سے (مسلم مسجد کے بالمقابل) سے لے کر پرانی انارکلی کی نکڑ تک تمام مساجد اہل حق کی ہیں، حتیٰ کہ بعض ہوٹلوں میں مساجد قائم ہوئیں۔ ان مساجد میں بھی جامعہ اشرفیہ اور جامعہ مدنیہ کے فضلاء امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، آپ نے ۱۹۴۲ء سے ۱۹۸۲ء تک چالیس سال حق کا دیپ جلائے رکھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند حضرت میاں عبدالرحمٰن نے یہ مسند سنبھالی، بلکہ والد محترم کی موجودگی میں امامت وخطابت کا منصب سنبھال لیا۔ ثانی الذکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست بھی رہے، ان کی موجودگی میں راقم کو کئی مرتبہ خطبہ جمعہ اور درجنوں مرتبہ درس کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۸/اکتوبر ۲۰۱۱ء میں روڈ ایکسیڈنٹ میں جامِ شہادت نوش فرمایا، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندان گرامی مولانا محمد میاں، مولانا محمود میاں، احمد میاں، حامد میاں اور حماد میاں نے والد محترم کے دینی معاملات کو سنبھالا۔ مسجد شہید کر کے دوبارہ کئی منزلہ خوبصورت مسجد بنائی گئی۔ ۴/ستمبر عصر کی نماز کے بعد بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔ مغرب کی نماز کے بعد جامع مسجد اللہ جوایا انارکلی میں بیان ہوا۔

جامعہ عثمانیہ فیروز پور روڈ:

۵/ستمبر مغرب کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ مسجد کے امام و خطیب مولانا سجاد الٰہی تونسوی ہیں۔ ہمارے جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں بھی کچھ عرصہ مدرس رہے۔ ان کی دعوت پر مولانا عبدالنعیم سلمہ کی معیت میں حاضری اور بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

ختم نبوت ریلی چوک اعظم لیہ:

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں ۷/ستمبر کو چوک اعظم لیہ میں عظیم الشان ختم نبوت ریلی منعقد ہوئی، جس کے مہمان خصوصی مرکزی راہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد نعیم نے کئی دن تک چوک اعظم کے مضافاتی چکوک اور دیہاتوں کے دورے کئے اور احباب کو ریلی میں شرکت کی دعوت دی۔ فتح پور، لیہ، چوک سرور شہید اور دوسرے علاقوں سے مسلمانوں نے قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔ ریلی کی قیادت مولانا علی معاویہ اور قاری ابوبکر نے کی۔ تنظیم اہلسنت پاکستان کے مرکزی مبلغ مولانا قاری کفایت اللہ نے خصوصی شرکت کی اور مندرجہ ذیل حضرات نے خطاب بھی فرمایا۔ مولانا محمد اکرم شہزاد جمعیت اہلحدیث، قاری محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام لیہ، مولانا محمد ساجد مبلغ میانوالی، جناب شہباز قریشی صدر پریس کلب چوک اعظم، مولانا محمد نعیم مبلغ لیہ نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان فیصلہ پر روشنی ڈالی اور تجدید عہد کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مقررین نے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے محافظ قوانین کا ہتھیلی پر جان رکھ کر تحفظ کیا جائے گا۔ (رپورٹ:... محمد نعیم، لیہ)

دریا خان بھکر میں جلسہ ختم نبوت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الفردوس میں عشا کی نماز کے بعد جلسہ ختم نبوت قاری محمد ساجد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قاری محمد آصف نے کی، جبکہ نعتیہ کلام مولانا قمرالزمان نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد ساجد نے سرانجام دیئے۔ مولانا عمر جرار، مولانا محمد نعیم مبلغ بھکر کے بیانات ہوئے، جبکہ آخری بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ مولانا شجاع آبادی نے اپنے بیان میں کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ پورے دین کا تحفظ ہے۔ قرآن و حدیث، صحابہ کرام، اہلبیت عظام کی عظمت کا تحفظ ہے۔ اگر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بالفرض والمحال کسی کو نبی مان لیا جائے جیسا کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو مانتے ہیں تو اس کی وحی کی اہمیت ہوگی قرآن پاک کی کیا اہمیت؟ نعوذ باللہ! پھر اس کے بیانات کو احادیث کہا جائے گا تو احادیث نبویہ کی کوئی حیثیت نہ رہے گی، پھر اس کا خاندان آل رسول کہلائے گا۔ اہلبیت نبوت کی وہ حیثیت نہیں رہے گی، اس لئے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ پورے دین کا تحفظ ہے۔ الحمدللہ! دریا خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اپنا ذاتی دفتر ہے، قاری محمد ساجد نگرانی کرتے ہیں۔ دریا خان، اسماعیل خان اور غازی خان بھائی تھے، ان کے نام پر ڈیرہ اسماعیل خان، ڈیرہ غازی خان اور دریا خان ہیں۔

پروآ ڈیرہ اسماعیل خان کا تین روزہ دورہ:

پروآ ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل ہے، پروآ کا یونٹ کئی سال سے فعال کردار ادا کررہا ہے۔

پرواؔ کے امیر مولانا عبدالغنی، ناظم حافظ اللہ بخش شاہ جبکہ ناظم تبلیغ مولانا زبیر احمد سلمہ ہیں۔ موخرالذکر دونوں حضرات نے راقم کا تین روزہ تبلیغی و تنظیمی دورہ رکھا۔ یومیہ چار، چار، پانچ، پانچ پروگرام رکھے اور دونوں حضرات پروگراموں میں ساتھ ساتھ رہے۔ چنانچہ پرواؔ تحصیل کی دورہ کی تفصیلی رپورٹ پیش خدمت ہے، مولانا زبیر احمد سلمہ نے راقم کو ڈیرہ اسماعیل خان کے قریشی موڑ سے وصول کیا۔

مدینۃ العلوم والفیوض ملانہ:

جامعہ کا سنگ بنیاد ۱۹۸۲ء میں رکھا گیا۔ جس کا آغاز حضرت بہلویؒ (قدوۃ السالکین مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ) کے مسترشد قاری غلام احمدؒ نے ۱۹۸۲ء میں رکھا اور ۲۰۰۵ء تک مدرسہ کی خدمت و آبیاری میں مصروف رہے۔ موصوف حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے دیوانہ کے نام سے مشہور تھے اور حضرت درخواستیؒ کے حکم پر مدرسہ کا آغاز کیا۔ ۲۰۰۵ء میں روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے، ان کے بعد قاری محمد رمضانؒ نے مدرسہ کا نظم سنبھالا۔ ۲۰۱۸ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے، ثانی الذکر کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا زبیر احمد مدظلہ نے نظم سنبھالا، موخرالذکر پرواؔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار ہیں، ان کی سرکردگی میں ۱۶ اساتذۂ کرام کی نگرانی میں تقریباً اڑہائی صد طلبہ و طالبات علوم نبوت سے آراستہ و پیراستہ ہورہے ہیں۔ ۱۰؍ستمبر ۲۰۲۳ء کو صبح گیارہ سے ساڑھے گیارہ بجے تک طلبہ و طالبات سے بیان کی سعادت نصیب ہوئی۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ سڑگڑھ:

جامعہ کے بانی مولانا غلام یاسین ہیں ادارہ کا سنگ بنیاد مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسویؒ نے ۱۹۸۲ء میں رکھا۔ بنات میں مشکوٰۃ شریف تک اور بنین میں حفظ وناظرہ کی کلاس ہے۔ ۱۰؍ستمبر ظہر کی نماز کے بعد جلسہ منعقد ہوا، صدارت حاجی عصمت اللہ خان نے کی۔ جلسہ سے مولانا زبیر احمد، مولانا حافظ اللہ بخش شاہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی اور سینیٹ کے فیصلہ پر روشنی ڈالی اور اس کے نتائج وعواقب کو بیان کیا۔ مقررین نے کہا کہ جانوں پر کھیل کر ہم اس فیصلہ اور دیگر قوانین کا تحفظ کریں گے۔ سڑگڑھ اصل سترہ گڑھ ہے، اس سے پہلے سولہ گڑھ اور ہیں۔ گڑھ ڈیروی زبان میں بستی اور آبادی کو کہتے ہیں۔

علماء کرام سے خطاب:

جامعہ علوم اسلامیہ محمودیہ رمک میں ۱۰؍ستمبر بعد نماز عصر رمک کے علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا عبدالصمد فاضل دارالعلوم کراچی نے کی۔ تقریباً ڈیڑھ درجن علماء کرام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان پارلیمانی فیصلہ سے قبل ہر مسجد کے محراب ومنبر سے ختم نبوت کی آواز بلند ہوئی تھی اس پارلیمانی فیصلہ کے بعد علماء کرام یہ سمجھے کہ اب ضرورت باقی نہیں رہی، لہٰذا بعض علاقوں میں قادیانیوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل گیا، حالانکہ اب تعاقب کی زیادہ ضرورت ہے، مولانا شجاع آبادی نے علماء کرام کو خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمدؒ کا وہ خط یاد دلایا جس میں حضرت والا نے ملک بھر کے علماء کرام، مشائخ عظام اور جامع مساجد کے خطباء سے اپیل کی کہ وہ ہر ماہ کا ایک جمعہ ختم نبوت کی اہمیت پر دیں۔ علماء کرام نے وعدہ کیا کہ ہم پہلے بھی ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کے لئے وقتاً فوقتاً آواز بلند کرتے رہے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ العزیز بھرپور انداز میں آواز بلند کریں گے۔

(مولانا زبیر احمد، ناظم تبلیغ پرووا)

جامع مسجد عثمانیہ رمک میں ختم نبوت کانفرنس:

۱۰؍ستمبر کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد عثمانیہ رمک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مسجد کے بانی امام وخطیب حافظ اللہ بخش مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے مدرسہ کے ناظم مولانا زبیر احمد، حافظ سیّد اللہ بخش شاہ نے خطاب کیا۔ آخری مقرر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ حضرات اور آپ کے آباؤ اجداد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو ووٹ کے ذریعہ قومی اسمبلی میں بھیجا، مولانا مفتی محمودؒ کی ولولہ انگیز قیادت میں جمعیت علماء اسلام اور دیگر جماعتوں کے لیڈروں نے قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے اور گیارہ دن قادیانی گروہ کے سرغنہ مرزا ناصر احمد اور دو دن لاہوری گروپ کے صدر الدین اور عمر عبدالمنان کو اپنے ڈیفنس کا مکمل موقع دیا۔ تیرہ دن کی بحث کے بعد قادیانی اور لاہوری گروپ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مذہبی مصلح مانتے ہیں، انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ دارالعلوم ختم نبوت رمک میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا، جس میں علاقہ کے علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

(مولانا زبیر احمد، ناظم تبلیغ پرووا، ڈیرہ اسماعیل خان)

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی قراردادیں

☆……کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح دس بجے قرآن کریم کی آیت خاتم النبیین اور آیات مقام رسالت کی تلاوت سے ہوا۔ نعت رسول مقبول ﷺ کا ہدیہ پیش کیا گیا۔

☆……تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد نے افتتاحی دعا فرمائی اور شرکاء کو ہدایات جاری کیں۔

☆……مولانا توصیف احمد اپنے رفقاء سمیت کانفرنس کے عمومی وخصوصی انتظامات پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے اور شرکاء کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نظر آئے۔

☆……سابقہ روایات کے پیش نظر امسال بھی کالعدم تنظیموں، فورتھ شیڈول اور ضلع بندی کے تمام افراد اس کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے۔ کانفرنس میں ضلعی پولیس انتظامیہ خصوصاً ڈی پی او، ڈی سی او کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

☆……عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی جنرل سیکرٹری، مفکر ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن جالندھری کارکنوں سے مسکراتے چہرے، خندہ پیشانی سے ملتے ہوئے نظر آئے اور ختم نبوت کے مشن کو آگے بڑھانے کی تلقین کرتے رہے۔

☆……کانفرنس کے پنڈال میں رنگ برنگے خوبصورت بینرز اور سبز رنگ کا سائبان روح پرور منظر پیش کررہا تھا۔ بینروں پر عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، ناموس رسالت کے تحفظ پر مبنی عبارات اور پیغامات درج ہیں۔

☆……کانفرنس کا وسیع وعریض پنڈال نعرہ تکبیر: اللہ اکبر، خاتم الانبیاء: مصطفیٰ مصطفیٰ، فرما گئے یہ ہادی: لا نبی بعدی اور تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔

☆……کانفرنس کی نقابت و نظامت کے امور پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا مختار احمد مامور تھے جو دل نشین انداز میں اسٹیج سے مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔

☆……کانفرنس کے پنڈال کے شرکاء میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث مکاتب فکر کے لوگ اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے۔

☆……مولانا عبدالحکیم نعمانی مقررین کی تقاریر کے اقتباسات میڈیا روم پہنچاتے رہے اور مولانا عبدالنعیم و مولانا محمد عرفان بزیزی میڈیا سیکشن سے صحافیوں کو کانفرنس کی لمحہ بہ لمحہ کاروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔

☆……عصر کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست ہوئی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

☆……وسیع وعریض پنڈال شرکاء کانفرنس کی کثرت کی وجہ سے تنگی داماں کی شکایت کررہا تھا۔ شرکاء کی کثیر تعداد نے کھڑے ہوکر کانفرنس کی سماعت کی۔

☆……کانفرنس میں ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کا بھاری بھرکم وفد جناب خالد مبین کی قیادت میں شامل ہوا۔

☆……کانفرنس کے اسٹیج پر تمام مکاتب فکر

بقیہ:…. حضرت مولانا لقمان علی پوریؒ

وہ جلالپور کے ایک دینی جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ دل کا دورہ پڑا۔ ملتان لایا گیا۔ رات گئے دوبارہ تکلیف ہوئی اور اللہ رب العزت کے حضور حاضر ہوگئے۔

1 بستی رنوجہ، علی پور شہر میں آپ کے جنازوں نے اہل حق کے جنازوں کا منظر پیش کیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق دین پور شریف میں آپ کو دفن کیا گیا۔ رحمت پروردگار کی ان پر موسلادھار بارش ہوئی۔ ان کی وفات، خطابت کے شہسوار، غریبوں کے غمگسار، مجاہد فی سبیل اللہ، داعی الی اللہ، عالم ربانی، مجاہد حقانی کی وفات ہے۔ وہ قومی راہنما تھے اور قومی راہنما پوری قوم کی میراث ہوتے ہیں۔ ان کی وفات سے قومیں متاثر ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اپنے رحم وکرم کا معاملہ فرمائیں۔

(چمنستانِ ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ، صفحہ ۴۸۰)

کے علماء کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین ایک دوسرے سے بغل گیر ہوتے رہے۔جس سے اسٹیج اتحاد امت کا حسین گلدستہ بنا رہا۔

☆......مولانا عبدالغفور حیدری کو ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں اسٹیج پر لایا گیا۔شرکاء نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔

☆......27/اکتوبر کی صبح کو جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور نے منفرد اور ممتاز انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا جو کہ سامعین نے ہمہ تن گوش ہو کر سماعت کیا۔

☆...... سیکورٹی پلان کے انچارج دارالقرآن فیصل آباد کے حضرت مولانا غلام فرید اور رضا کاران ختم نبوت مانسہرہ تھے جو احسن انداز میں اپنے مفوضہ امور سرانجام دیتے رہے۔

☆......کانفرنس میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فضیلت کے علاوہ عقیدہ توحید، عظمت صحابہؓ، اہل بیتؓ اور حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان، اصلاح معاشرہ اور استحکام پاکستان کے موضوعات پر بھی خطابات ہوتے رہے۔ بعض مقررین فتنہ قادیانیت کی موجودہ صورت حال اور مظلوم فلسطینی بھائیوں سے اظہار ہمدردی کے حوالے سے بھی گفتگو کرتے رہے۔

☆......کانفرنس میں شہدائے فلسطین کے لیے بلندی درجات کی دعائیں بھی جاری رہیں، فلسطین زندہ باد اسرائیل مردہ باد کے نعرے بھی پنڈال میں گونجتے رہے۔

☆......کانفرنس کی کوریج کے لئے میڈیا سیل سے مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد عرفان بزیزی اور مولانا عبدالنعیم رحمانی نے اپنے رفقاء سمیت مفوضہ امور سرانجام دیئے۔

☆......کانفرنس کے پنڈال میں خطبہ جمعہ اور نماز کے فرائض خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے سر انجام دیئے۔ مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ کراچی نے شرکاء سے متعدد قراردادیں منظور کروائیں۔

☆......بجلی بحران کے باعث کانفرنس کے منتظمین نے متعدد پاور فل جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جو کہ آفتاب نیم روز کا کام دیتے رہے۔

☆...... منتظمین نے شرکاء کانفرنس کے لئے خوراک، رہائشی کمروں، رہائشی کوارٹروں، چھولداریوں اور معلومات عامہ کے لئے تجربہ کار ٹیموں کی خدمات حاصل کیں۔ پنڈال سے چند میٹر کے فاصلے پر مسلم پارک میں خورونوش کا وسیع انتظام موجود تھا۔

☆......ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے سالانہ خریدار بننے کے لئے شرکاء کانفرنس قائم کردہ دفتر میں سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

☆......معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف و سرور کی حالت میں جھومتے رہے اور شان رسالت زندہ باد کے نعرے بلند کرتے رہے۔

☆......کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم اور امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے حوالہ سے صدر ضیاء الحق مرحوم کا تذکرہ خیر بھی ہوتا رہا۔☆☆

ختم نبوت سیمینار کوٹ ادو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام پرانا تبلیغی مرکز جامع مسجد فاروقیہ میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ صدارت مقامی امیر مولانا مفتی محمد عبداللہ نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ سیمینار سے ضلعی مبلغ مولانا محمد نعیم، جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کے مہتمم مولانا محمد اشفاق قاسمی، استاذ الحدیث مولانا محمد اصغر، مولانا مفتی محمد ادریس، جامعہ کاشف العلوم کے استاذ مولانا عبدالرحمٰن، بار ایسوسی ایشن کوٹ ادو کے سابق صدر، جمعیت علماء اسلام کے راہنما جناب محمد ارشد صدیقی ایڈووکیٹ کے علاوہ مولانا مفتی زین العابدین، مفتی محمد عارف سعید، مولانا محمد عارف چوہدری، مولانا محمد طاہر نجم، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا محمد کاشف، مولانا مفتی محمد شریف، قاری عطاء الرحمٰن، قاری محمد شکیل، مولانا شاہد ندیم، مولانا محمد ریاض رحمانی، مولانا امیر حمزہ انصاری، ڈاکٹر صغیر احمد انصاری، عبدالخالق چوہدری، مفتی دوست محمد، مفتی عنایت اللہ، مفتی محمد ریحان آفتاب، مولانا زبیر شریف چوہدری نے خصوصی شرکت کی۔ سیمینار میں اصلاح اتحاد کوٹ کالی پل والے چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھنے کا خیر مقدم کیا گیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے فیصلہ، پس منظر، تحریک، قائدین تحریک، اراکین اسمبلی خصوصاً مولانا مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک، مولانا صدرالشہید بنوں، مولانا نعمت اللہ خان کوہاٹ کی خدمات کو سراہا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی قراردادیں

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بیالیسویں سالانہ آل پاکستان دوروزہ ختم نبوت کانفرنس‘‘ چناب نگر کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدۂ شکر بجا لاتے ہوئے تمام مدعوین، مندوبین اور شرکاء کانفرنس اور ضلعی ومقامی انتظامیہ اور میونسپل کمیٹی کے ورکروں کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ حضرات کی تشریف آوری، باہمی تعاون ومشاورت سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کو مزید کم کر کے غریب عوام کو ریلیف دیا جائے نیز روزمرہ کی اشیائے ضروریہ آٹا، گھی، چینی اور دالوں کی قیمت کو کم کر کے پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو متحرک کیا جائے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع ظالم اسرائیل کی نہتے مظلوم فلسطینی مسلمانوں پر مظالم اور وحشیانہ بمباری کو نسل کشی سے تعبیر کرتے ہوئے بھرپور الفاظ میں مذمت کرتا ہے علاوہ ازیں یہ اجتماع عالم اسلام کے ارباب اقتدار واختیار سے گزارش کرتا ہے کہ عالمی سطح کے ہر فورم پر فلسطینی مسلمانوں کا ساتھ دے، اسرائیل کی ظالمانہ اور وحشیانہ کاروائیوں کو اجاگر کر کے اسرائیلی فوجیوں کے خلاف عالمی قوانین کے تحت جنگی جرائم کے مقدمات قائم کروانے میں فرنٹ لائن کا کردار ادا کر کے فوری طور پر جنگ بندی کروائیں۔

☆...... آج کی کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت پاکستان وپنجاب حکومت اور چنیوٹ انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے حکم 2019.5.3 پر عملدرآمد کرتے ہوئے تحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک کی اشاعت فی الفور بند کروائی جائے، فیصلہ پر عملدرآمد کرواتے ہوئے جن اداروں میں یہ ترجمہ پڑھایا جارہا ہے ان کو فی الفور بند کروایا جائے اور تحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک کی اشاعت،، تدریس اور تقسیم کو روکا جائے اور جو ملزمان تحریف شدہ ترجمہ قرآن پاک چھاپنے میں ملوث ہیں ان کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی عمل میں لائی جائے مقدمہ نمبر 22/661 کے تمام نامزد ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے درخواست گزار ہے کہ چناب نگر میں قادیانی جماعت کی طرف سے ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور ان کے مظالم کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور بلاتفریق چناب نگر کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ایک پارلیمانی قانون کے ذریعہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں اور غیرمسلموں کا ان کی آبادی کے تناسب سے الگ الگ کوٹہ مقرر کیا جائے اور مسلمانوں کے کوٹہ ملازمت کے لئے درخواست دہندہ کے درخواست فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ لازمی شرط کے طور پر شامل کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی روشنی میں قادیانی عبادت گاہوں اور مراکز سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات اور دیگر اسلامی اصطلاحات محفوظ کی جائیں اور قادیانیوں کو قانون کی روشنی میں اسلامی شعائر کے استعمال سے منع کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ اور مزید برآں دوسری اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی تحویل میں لیا جائے۔

☆...... قادیانیوں نے چناب نگر میں اپنا عدالتی نظام قائم کر رکھا ہے۔ جو اسٹیٹ دراسٹیٹ کے مترادف ہے۔ لہٰذا چناب نگر میں سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کیا جائے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر عسکری تنظیموں کی طرح قادیانیوں کی مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے اثاثے بحق سرکار ضبط کئے جائیں۔

☆☆ .... ☆☆

مطبوعات
عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت

www.amtkn.com, www.laulak.info, www.khatm-e-nubuwwat.info,
www.khatm-e-nubuwwat.com, ameer@khatm-e-nubuwwat.com